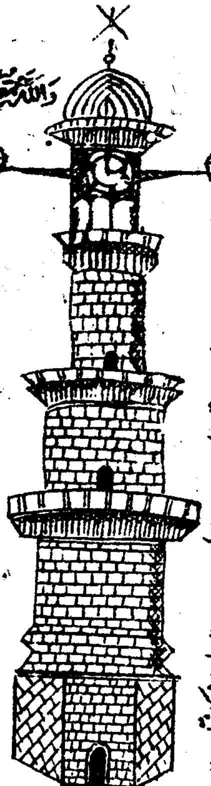


ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم باتو گر آئی بپہادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۶ | ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم جمعہ | جلد ۶

فہرست مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق

ضروری اعلان۔ حضرت مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم نے ارشاد فرمایا ہے کہ الحکم کے ذریعہ اپنے تمام دوستونکو اطلاع دیدیجائے کہ چونکہ طاعون پنجاب کے اکثر حصوں مین زور کے ساتھ پھیل گیا ہے اور پھیلتا جاتا ہے ایسی صورت میں یہ امر قرین مصلحت نہیں کہ ایسا مجمع ہو جس مین وبازدہ علاقوں کے لوگ بھی شامل ہوں اس لیئے عید الضحیٰ پر جو تجویز امتحان کی قرار پائی تھی وہ کسی دوسرے وقت کیلئے ملتوی کیجاتی ہے وہ لوگ جنکے شہروں اور دیہات مین طاعون شدت کے ساتھ پھیل گیا ہے اپنے شہروں سے دوسری جگہ نہ جائیں۔ اپنے مکانوں کی صفائی کریں اور انہیں گرم رکھیں اور ضروری تدابیر حفظ ما تقدم کی عمل میں لائیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ سچی توبہ کریں اور پاک تبدیلی کر کے خدا تعالےٰ سے صلح کریں راتونکو اٹھ اٹھ کر تہجد میں دعائیں مانگیں۔ ہر ایک قسم کے فسق و فجور خیانت اور غلط کاری کی راہ سے اپنے آپ کو بچائیں اپنی حالت کی سچی تبدیلی ہی خدا کے اس عذاب سے بچا سکے گی۔ ولنعم ما قیل

خور تابان سیہ گشت است از بدکاری مردم
زمین طاعون ہمی آرد پئے تخویف و انذارے

بتشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے

التوا۔ طاعون ہی کیوجہ سے جناب میرزا خدا بخش صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات کے لیئے جو بغرض چندہ دورہ کرنیوالے تھے انکا دورہ فی الحال مارچ سنہ ۱۹۰۲ء کے آخر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ امید ہے اس عرصہ التوا میں احمدی جماعتیں اپنی اپنی جگہ انکے دورہ تک مناسب انتظام کر رکھیں گی

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت حجۃ اللہ فی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مع اہل بیت بہمہ وجوہ تندرست ہیں اور خارق عادت قوت و توانائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی تبلیغ میں رات دن مصروف ہیں۔
آجکل عصمت انبیاء پر ایک زبردست مضمون لکھ رہے ہیں جو میگزین کی کسی اگلی اشاعت مین شایع ہوگا۔

۲۔ حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب

+ قادیان میں ہی نہ آنا چاہیئے۔ منہ۔

صاحب انوارالاسلام سیالکوٹ کے مقدمہ مین بغرض شہادت ۱۴-فروری کو سیالکوٹ تشریف لے گئے۔

۳-حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید مین قلمی خدمت مین پوری قوت و طاقت کیساتھ مصروف ہین چنانچہ اس اشاعت مین شحنہ ہند سے سچا فیصلہ آپکے پرزور قلم کا نتیجہ ہے۔

۴-مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی بعض امور کے انصرام کے لیئے امروہہ تشریف لے گئے تھے وہان جاکر آپنے جناب قاضی آل محمد صاحب رئیس امروہہ کی تحریک سے بہت بڑی تبلیغ کی ہے اور خدا کے فضل سے ہر میدان مین فتح و نصرت انکے شامل حال رہی وہان بعض بڑے بڑے جید اس سلسلہ عالیہ مین داخل ہونے والے ہیں۔ اللہم زد فزد۔

۵-ہمارے مکرم و محترم عزیز بھائی ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم نے دارالامان آکر نظیر ہر دلعزیزی اور شہرت حاصل کرنے کے علاوہ ایک قابل تقلید نظیر قایم کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے فن مین جسقدر ماہر اور ہوشیار ہین۔ اسکا تذکرہ ہم دوسری تعبیر سرکاری یادداشتون کی بنا پر کرینگے۔ فی الحال ہمکو اس نظیر کا ذکر کرنا ہے جو انہون نے قادیان مین آکر قایم کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے دارالامان مین آکر یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ مریضان چشم کا علاج کرینگے اور انکی فیس مین جو کچھ وصول ہوگا وہ سارے کا سارا سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دینگے چنانچہ انہون نے آنکھین بنانی شروع کین اور آجتک قریباً ۱۵ آنکھین موتیابند کے مریضون کی بنا لی ہین خدا کا فضل ہے کہ سب کی آنکھین بہت عمدہ بن گئی ہیں۔ انکے حسن اخلاق ہوشیاری اور اس فن مین پوری تجربہ کاری کا اسقدر شہرہ ہے کہ ارد گرد کے دیہات سے لوگ چلے آتے ہین اور حضرت اقدس کے دروازہ پر ایک اچھا خاصہ گروہ آنکھ کے بیمارون کا جمع رہتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بڑی مہربانی ہمدردی اور توجہ سے پیش آتے ہین۔ غربا اور ضعفاء کا علاج مفت کیا جاتا ہے اور فیس کے لئے کسی کو مجبور نہین کیا جاتا جو کچھ کوئی دے لے لیتے ہین۔ غرض اس طریق سے نہ صرف بیسون انسانون کو بیش قیمت فایدہ پہونچا بلکہ سلسلہ عالیہ کی سچائی پر ایک شہادت قایم ہوئی اور مالی مدد بھی پہونچی۔ ہم اسپر ذرا مفصل لکھنا چاہتے ہین تاکہ ہمارے دوسرے بھائی جو ڈاکٹر ہین اس نظیر سے سبق حاصل کرین۔ ہمکو امید ہے کہ یہ نظیر عمدہ نتیجہ پیدا کرے گی۔

۶-بیعت کرنے والون کے نام کالم مبایعین مین درج ہین۔ مگر اس سلسلہ بیعت میں ہم جناب میاں محمد یوسف خانصاحب مہتمم باورچیخانہ مہاراجہ کپورتھلہ کا ذکر کرنا چاہتے ہین اگرچہ وہ اس سلسلہ مین داخل تھے مگر انہون نے بیعت کے لیئے اپنا ایک خاص آدمی تحریری درخواست دیکر بھیجا کیونکہ انکو رخصت نہ مل سکتی تھی۔ ہمارے ناظرین آگاہ ہین کہ کلکتہ مین خانصاحب موصوف نے اس سلسلہ کی تبلیغ مین بہت کوشش کی ہے۔ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ وہ تبلیغ کے سلسلہ مین نمایاں پارٹ لینے والے ہین انکا ارادہ ہے کہ حضرت اقدس کی بہت سی کتابین مختلف جگہون مین پھیلائین چونکہ انکے دوستون اور احباب کا ایک وسیع دایرہ ہے امید ہے وہ اپنے سچے اخلاص کی بنا پر اس پاک سلسلہ کی اطلاع ان سب کو دینگے اور سلسلہ عالیہ کی اہم دینی ضروریات مین اپنا سچا اخلاص ظاہر کرین گے۔

مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔ مرزا حیرت کی مخالفت کرتے کرتے دارالعلوم دہلی کے پنجابی کاتب کو تختہ ہوگیا ہے اسلیئے وہ ۱۰-فروری ۱۹۱۰ء کے دو ورقہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منہ آیا ہے مگر الحکم ۱۴-فروری سے پہلے دارالعلوم کو پہونچ سکتا تو ہم اسکو اسی اشاعت مین خدا کے فضل و کرم سے دکھا دیتے کہ جس تحریر کا جواب اسکے قبلہ و کعبہ پیسہ اخبار سے نہین ہوسکا اسپر اسکی بودی اور بیہودہ تحریر بالکل اسی کے مصداق ہے۔

عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

بہر حال وہ منتظر رہے ہم درخورگو را تا بخانہ اش باید رسانید پر عمل کرکے اسکو دکھا دینگے انشاء اللہ العزیز۔

تلاوۃ قرآن کریم کے لئے اشارات

سورۃ المومنون رکوع-۶

جب عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو دو قسم کے لوگ ہوتے ہین جو عذاب میں پکڑے جاتے ہین اول وہ بدکار اور نافرمان لوگ ہوتے ہین جن کی بدکاریون اور نافرمانیون نے عذاب الٰہی کو کھینچا ہے۔ دوم وہ لوگ جو بدکار تو نہ تھے مگر بدکارون سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے اجتناب نہ کرتے تھے پس بدکاریون اور بدکارون سے بہر حال علیحدگی اختیار کرلینی چاہیئے۔

ادفع بالتی ہی احسن۔ بدی کو ایسی تدبیر سے ہٹا دو۔ جو بڑی خوبیان رکھتی ہو۔ یعنی عمدہ تدبیر سے بدی کو دور کرو۔

نحن اعلم بما یصفون سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ۔ انبیاء و رسل۔ کتب الٰہیہ۔ جنت و نار اور آخرۃ کی بابت صفت بیان کرنے مین احتیاط کرنی چاہیئے

ہمزات۔ ایڑیاں

من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔ تناسخ کے ابطال پر صریح دلیل ہے۔ برزخ کے معنے روک کے ہین۔

تلفح۔ جھلس دے گی۔

کالحون۔ کالے کلوٹے

اخسئوا۔ مت بولو کتے کی دھتکار کو اخسأ کہتے ہیں۔

عبثاً۔ بیہودہ

اطلاع

اظہار رائے کے لیئے جو کتابین اور رسالے دفتر الحکم مین آئے ہوئے ہین انپر ہم اگلی اشاعت مین مختصرہ اظہار رائے کرینگے۔

عرب مین خانہ جنگی: بزبیر سے ایک نامہ نگار ٹائمز آف انڈیا نے لکھا ہے کہ ابن رشید مقام صفوان مین خیمہ زن ہے جو بصرہ سے ۷ گھنٹہ کی راہ ہے گورنر بصرہ نے اسکو بصرہ مین طلب کیا تھا لیکن اسنے عذر کیا اور اپنے ایک سکرٹری بطور قائمقام کے بھیجا امیر نجد کا سکرٹری تین روز تک بصرہ مین ٹھیر کر والی بصرہ کیطرف سے ایک نادر تحفہ آقا کے لئے لایا والی بصرہ نے ابن رشید کو صلاح دی ہے کہ سردست شیخ مبارک پر حملہ نکرے اور اپنے دارالخلافہ کو چلا جائے۔

عبدالعزیز ایک وہابی سردار ہے نکا امیر جو ابن رشید کا سخت دشمن ہے علاقہ نجد مین لوٹ مار کر رہا ہے کہتے ہین کہ بہت سے فرقے اسکے ساتھ شامل ہوگئی ہین اور اگر کسی روز ابن رشید اور عبدالعزیز کے مابین معرکہ کی جنگ ہوکر رہیگی اگر ایسا ہوا تو خون ریزی بڑے پیمانہ پر ہوگی جسکے سامنے وہ جنگ ماند ہو جائیگی جو ابن رشید اور شیخ مبارک کے مابین سال گذشتہ مین ہوئی تھی۔ اور اسکا اثر عرب کے تمام قبیلون پر پڑیگا کیونکہ ہر ایک قبیلہ ایک نہ ایک فریق کی مدد ضرور کرے گا۔

والی بصرہ کی صلاح ابن رشید کو پسند نہ آئی کیونکہ وہ پچھلا بدلہ لینے والا

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام الرحمٰن

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۵ جلد ۶

تیسری ملاقات

۲۴ دسمبر کی صبح کو حضرت اقدس کی تقریر ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوئی اسکے بعد حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل مختصر سی تقریر مسٹر عبد الحق کے اس سوال کے جواب میں کہ کفارہ کا مسئلہ تو میں نے سمجھ لیا ہے تثلیث کا رد کریں فرمائی۔ (ایڈیٹر)

میں نے سب سے پہلے بھی یہ آپکو کہا تھا کہ آپ اپنے اعتراض پیش کریں جو اسلام پر ہوتے ہیں۔ اور خود اپنی تقریر کے ضمن میں جہاد۔ غلامی۔ تعدد ازدواج پر کچھ باتیں کی تھیں تاکہ آپ کو اس پر اعتراض کرنے کا موقع ملے۔

میری رائے میں طالب حق کا فرض ہے کہ جو بات اسکے دل میں خلجان کرے اسکو فوراً پیش کر دے ورنہ وہ ایمان کو گزند کرے گی۔ اور روحانی قوتوں پر اثر ڈالے گی۔ جیسے کوئی خراب غذا کھالے تو وہ اندر جا کر خرابی پیدا کرتی ہے اور قے یا دست کی صورت میں نکلتی ہے اسی طرح کوئی گندہ عقیدہ اندر رہ کر فساد کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اسکا فساد یہی ہے کہ انسان کے اخلاق اور چلن پر برا اثر ہو جاتا ہے اور وہ ایک مجذوم کی مانند بن جاتا ہے۔

پس جو چیز آپکے دل میں کھٹکے آپ اسے پوچھیں۔ اور تثلیث کے رد میں مختصراً میں کہہ چکا ہوں اور اب میں آپ سے اسکے دلائل سننا چاہتا ہوں کیونکہ اسکا بار ثبوت آپ پر ہے۔ جو اسے مدار نجات ٹھیراتے ہیں اور ایک گروہ کثیر سے اختلاف کرتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ایک معمولی بات کے خلاف جو دنیا نے مانی ہے کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے اور زبان سے چکھتا اور بولتا ہے اور کانوں سے سنتا ہے۔ یہ کہے کہ انسان آنکھ سے بولتا ہے اور کان سے دیکھتا ہے تو قانون کی رو سے ثبوت اسی کے ذمہ ہے۔

اسی طرح پر تثلیث کا تو کوئی قایل نہیں یہودی جو ابراہیمی سلسلہ میں ہیں وہ اس سے انکار کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ ہماری کتابوں میں اسکا کوئی نام و نشان نہیں۔

برخلاف اسکے توحید کی تعلیم ہے اور نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ پانی میں غرض کہیں بھی دوسرا خدا تجویز کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

پھر میں نے قانون قدرت سے آپکو ثابت کر دکھایا کہ توحید ہی ماننی چاہیئے۔ پھر باطنی شریعت میں توحید کے نقوش ہیں۔ اب آپ جو نقل عقل اور باطنی شریعت کے خلاف کہتے ہیں کہ خدا ایک نہیں بلکہ تین ہیں تو یہ ثبوت آپ ہی کے ذمہ ہے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ہمیں تو فقط اسکے سننے ہی کا حق ہے کیونکہ نبیوں اور راستبازوں کی تعلیم کے صریح خلاف ہے۔

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں اور خدا نے میرے دل کو اس سے پاک بنایا ہے کہ اس میں بے انصافی ہو کہ اسکا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے رکیک تاویلوں سے کام نہیں چلتا اور نہ ان سے تسلی ہو سکتی ہے آپ خود دل میں انصاف کریں **کہ راستباز کے بغیر کوئی وہ کام نہ کریگا جو میں کرتا ہوں۔**

پس آپ جسقدر مفصل اسپر لکھ سکیں وہ لکھکر سناویں مگر اتنا یاد رکھیں کہ دعویٰ اپنے نفس میں ابہام رکھتا ہے۔ بعض آدمیوں کو یہ دھوکہ لگ جاتا ہے کہ وہ دعوے اور دلیل میں فرق نہیں کر سکتے دعوی کے لئے دلیل ایک روشن چراغ ہوتی ہے پس دعوی اور دلیل میں فرق کر لینا ضروری ہے۔

اسپر مسٹر عبد الحق نے کہا کہ میں کل لکھ کر سنا دونگا۔ اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

چوتھی ملاقات

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

آج احباب بہت کثرت سے آگئے تھے اور لاہور وزیر آباد۔ راولپنڈی۔ علاقہ کابل۔ جموں۔ گوجرانوالہ امرتسر۔ کپورتھلہ۔ گڈھ شنکر۔ لودیانہ۔ الہ آباد۔ سانبھر وغیرہ مقامات سے اکثر دوست آچکے تھے۔ حضرت اقدس حسب معمول سیر کو نکلے اور خدام کے زمرہ میں یہ نورِ خدا چلا۔ احباب کا پروانوں کی طرح ایک دوسرے پر گرنا بھی بجائے خود دیکھنے والے کے لئے ایک عجیب نظارہ تھا۔ الغرض مسٹر عبد الحق صاحب نے کل کے حضرت اقدس کے ارشاد کے موافق ایک مختصر سی تحریر پڑھکر سنائی جو انکے اپنے خیال میں تثلیث اور مسیح کی **الوہیت** کے دلایل پر مشتمل تھی۔ اسکو سن لینے کے بعد حضرت اقدس نے اپنا سلسلہ کلام یوں شروع فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے اور اس سے کوئی دانشمند انکار نہیں کر سکتا کہ ہر آدمی جس غلطی میں مبتلا ہے یا جس غلط خیال میں گرفتار ہے وہ اسکے لئے اپنے پاس کوئی نہ کوئی وجوہات رکیکہ ضرور رکھتا ہے۔ مگر دانشمند اور سلیم الفطرت انسان کا خاصہ ہے کہ وہ انکی توزین کرکے اصل نتیجہ کو جو سچائی ہوتی ہے تلاش کرنے لگتا ہے۔ اب اسی اصول کے موافق عیسائیوں نے بھی اپنے اس عقیدہ تثلیث کے متعلق کچھ باتیں بنا رکھی ہیں جنکو وہ دلایل قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں مگر ابھی آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ دلایل کیا وقعت رکھ سکتے ہیں اور انہیں کہانتک قوت اور زور ہے۔

جس حال میں عیسائیوں میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو مسیح کی الوہیت اور خدائی کے قایل نہیں اور نہ وہ تثلیث ہی کو مانتے ہیں جیسے مثلاً **یونی ٹیرین** تو کیا وہ اپنے دلایل اور وجوہات انجیل سے بیان نہیں کرتے؟ وہ بھی تو انجیل ہی پیش کرتے ہیں۔ اب اگر صراحتاً بلا تاویل انجیل میں مسیح کی الوہیت یا تثلیث کا بیان ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ **یونی ٹیرین** فرقہ اس سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ انجیل کو اسی طرح مانتا ہے جس طرح دوسرے عیسائی۔

جو پیشگوئیاں توریت کی پیش کی جاتی ہیں انکے متعلق بھی ان لوگوں نے کلام کی ہے اور ایک یونی ٹیرین کی بعض تحریریں بھی میرے پاس ابتک موجود ہیں کیا انہوں نے ان کو نہیں پڑھا اور نہیں سمجھا؟ قرآن شریف نے کیا خوب کہا ہے **کل حزب بما لدیہم فرحون**

میری مراد اس کے بیان کرنے سے صرف یہ ہے کہ تاویلات رکیکہ اور ظنی باتیں تو ایک باطل پرست بھی پیش کرتا ہے مگر کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اسپر پورا غور کریں؟ یونی ٹیرین لوگوں نے تثلیث پرستوں کے بیانات ان پیشگوئیوں کے متعلق سن کر کہا ہے کہ یہ قابل شرم باتیں ہیں جو پیش کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور اگر تثلیث اور الوہیت مسیح کا ثبوت اسی قسم کا ہو سکتا ہے تو پھر بائیبل سے کیا ثابت نہیں ہو سکتا! لیکن ایک محقق کے لیئے غور طلب بات یہ ہے کہ وہ انکو پڑھکر ایک امر **تنقیح** طلب قرار دے اور پھر اندرونی اور بیرونی نگاہ سے اسکو سوچے۔ اب ان پیشگوئیوں کے متعلق جہانتک میں کہہ سکتا ہوں یہ امر قابل غور ہیں۔

اول۔ کیا ان پیشگوئیوں کی بابت یہودیوں نے بھی (جنکی کتابوں میں یہ درج ہیں) یہی سمجھا ہوا تھا کہ ان سے تثلیث پائی جاتی ہے یا مسیح کا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

دوم۔ کیا مسیح نے خود بھی تسلیم کیا کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہی

لیئے ہیں اور پھر اپنے آپ کو انکا مصداق قرار دیکر مصداق ہونے کا عملی ثبوت کیا دیا؟ اب اگرچہ یہ ایک لمبی بحث بھی ہو سکتی ہے کہ کیا درحقیقت وہ پیشگوئیاں اصل کتاب میں اسی طرح درج ہیں یا نہیں مگر اسکی کچھ چنداں ضرورت نہ سمجھکر ان دو تنقیح طلب امور پر نظر کرتے ہیں۔

یہودیوں نے جو اصل وارث کتاب توریت ہیں اور جنکی بابت خود مسیح نے کہا ہے کہ وہ موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں کبھی بھی ان پیشگوئیوں کے یہ معنے نہیں کئے جو آپ یا دوسرے عیسائی کرتے ہیں اور وہ کبھی بھی مسیح کی بابت یہ خیال رکھکر کہ وہ تثلیث کا ایک جزو ہے منتظر نہیں چنانچہ میں نے اس سے پہلے بہت واضح طور پر اسکے متعلق سنایا ہے اور عیسائی لوگ محض زبردستی کی راہ سے ان پیشگوئیوں کو حضرت مسیح پر جماتے ہیں جو کسی طرح بھی نہیں جچتی ہیں ورنہ علماء یہودی کوئی شہادت پیش کرنی چاہیئے کہ کیا وہ اس سے یہی مراد لیتے ہیں جو تم لیتے ہو۔

پھر انجیل کو پڑھکر دیکھ لو وہ کوئی بہت بڑی کتاب نہیں ہے کہیں بھی ایسا نہیں ہوا کہ حضرت مسیح نے ان پیشگوئیوں کو پورا نقل کر کے کہا ہو کہ اس پیشگوئی کے رو سے میں خدا ہوں اور یہ میری الوہیت کے دلایل ہیں۔ کیونکہ نرا دعویٰ تو کسی دانشمند کے نزدیک بھی قابل سماعت نہیں ہے اور یہ بجائے خود ایک دعویٰ ہے کہ ان پیشگوئیوں میں مسیح کو خدا بنایا گیا ہے؟ مسیح نے خود کبھی دعویٰ نہیں کیا تو کسی دوسرے کا خواہ نخواہ انکو خدا بنانا عجیب بات ہے۔

اور پھر اگر بفرض محال کیا بھی ہو تو اس قدر تناقض انکے دعویٰ اور افعال میں پایا جاتا ہے کہ کوئی عقلمند اور خداترس انکو پڑھکر انہیں خدا نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ کوئی بڑا عظیم الشان انسان کہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

انجیل کے اس دعویٰ کو رد کرنے کے لیے تو خود انجیل ہی کافی ہے کیونکہ کہیں مسیح کا ادعا ثابت نہیں بلکہ جہاں انکو موقع ملا تھا کہ وہ اپنی خدائی منوا لیتے وہاں انہوں نے ایسا جواب دیا کہ ان ساری پیشگوئیوں کے مصداق ہونے سے گویا انکار کر دیا اور انکے افعال اور اقوال جو انجیل میں درج ہیں وہ بھی اسی کے موید ثابت ہوتے ہیں کیونکہ خدا کے لیئے تو یہ ضرور ہے کہ اسکے افعال اور اقوال میں تناقض نہ ہو۔ حالانکہ انجیل میں صریح تناقض ہے مثلاً مسیح کہتا ہے کہ باپ کے سوا کسی کو قیامت کا علم نہیں ہے۔ اب یہ کیسی تعجب خیز بات ہے کہ اگر باپ اور بیٹے کی **عینیت** ایک ہی ہے تو کیا مسیح کا یہ قول اسکا مصداق نہیں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ کیونکہ ایک مقام پر تو دعوےٰ خدائی اور دوسرے مقام پر الوہیت کے صفات کا انکار۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ انجیل میں مسیح پر **بیٹے** کا لفظ آیا ہے اسکے جواب میں ہمیں یہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ انجیل محرف یا مبتدل ہے۔ بائبل کے پڑہنے والوں سے یہ ہرگز مخفی نہیں ہے کہ اسمیں بیٹے کا لفظ کسقدر عام ہے۔ اسرائیل کی نسبت لکھا ہے کہ اسرائیل فرزند من بلکہ نخست زادہ من است۔

اب اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا۔ اور خدا کی بیٹیاں بھی بائبل سے تو ثابت ہوتی ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ **خدا** کا اطلاق بھی ہوا ہے۔ کہ تم خدا ہو اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا۔ اب ہر ایک منصف مزاج دانشمند غور کر سکتا ہے کہ اگر ابن کا لفظ عام نہ ہوتا تو تعجب کا مقام ہوتا لیکن جب کہ یہ لفظ عام ہے اور آدم کو بھی شجرہ ابناء میں داخل کیا گیا ہے اور اسرائیل کو نخست زادہ بتایا گیا ہے اور کثرت استعمال نے ظاہر کر دیا ہے کہ مقدسوں اور راستبازوں پر یہ لفظ حسن ظن کی بنا پر بولا جاتا ہے۔ اب جب تک مسیح پر اس لفظ کے اطلاق کی خصوصیت نہ بتائی جاوے کہ کیوں اس ابنیت میں وہ سارے راستبازوں کے ساتھ شامل نہ کیا جاوے۔ اسوقت تک یہ لفظ کچھ بھی مفید اور موثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب یہ لفظ عام اور قومی محاورہ ہے تو مسیح پر اسنے کوئی نرالے معنے پیدا نہیں کر سکتا۔ میں اس لفظ کو مسیح کی خدائی یا ابنیت یا الوہیت کی دلیل مان لیتا اگر یہ کسی اور کے حق میں نہ آیا ہوتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں اور خدا تعالےٰ کے خوف سے کہتا ہوں کہ ایک پاک دل رکھنے والے اور سچے کانشنس والے کے لیئے اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں ہو سکتی اور ان الفاظ کی کچھ بھی وقعت نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت کر کے نہ دکھلایا جاوے کہ کسی اور شخص پر یہ لفظ کبھی نہیں آئے اور یا آئے تو ہیں مگر مسیح ان وجوہات قویہ کی بنا پر اوروں سے ممتاز اور خصوصیت رکھتا ہے یہ تو **دورنگی** ہے کہ مسیح کے لئے یہی لفظ آئے تو وہ خدا بنایا جاوے اور دوسروں پر اسکا اطلاق ہو تو وہ بندے کے بندے!

اگر یہ اعتقاد کیا جاوے کہ خدا خود ہی آکر دنیا کو نجات دیا کرتا ہے یا اسکے بیٹے ہی آتے ہیں تو پھر دور لازم آئے گا اور ہر زمانہ میں نیا خدا یا اسکے بیٹوں کا آنا ماننا پڑے گا جو صریح خلاف بات ہے۔

ان ساری باتوں کے علاوہ ایک اور بات قابل غور ہے کہ وہ کیا نشانات تھے جن سے حقیقتاً مسیح کی خدائی ثابت ہوتی۔ کیا **معجزات**؟ اول تو سرے سے ان معجزات کا کوئی ثبوت ہی نہیں کیونکہ انجیل نویسوں کی نبوت ہی کا کوئی ثبوت نہیں اگر ہم اس سوال کو درمیان نہ بھی لائیں اور اس بات کا لحاظ نہ کریں کہ انہوں نے ایک محقق اور چشم دید حالات لکھنے والے کی حیثیت سے نہیں لکھے۔ تب بھی ان معجزات میں کوئی رونق اور قوت نہیں پائی جاتی جب کہ ایک تالاب ہی کا قصہ مسیح کے سارے معجزات کی رونق کو دور کر دیتا ہے اور مقابلۃً جب ہم انبیاء سابقین کے معجزات کو دیکھتے ہیں تو وہ کسی حالت میں مسیح کے معجزات سے کم نہیں بلکہ بڑھکر ہیں کیونکہ بائبل کے مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ پہلے نبیوں سے مردوں کا زندہ ہونا ثابت ہے بلکہ بعض کی ہڈیوں سے مردوں کا لگ کر بھی زندہ ہونا ثابت ہے حالانکہ مسیح کے خیالی معجزات میں ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ مسیح کی لاش نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پھر بتاؤ کہ مسیح کو کونسی چیز خدا بنا سکتی ہے؟

کیا پیشگوئیاں؟ انکی حقیقت میں نے پہلے بتا دی ہے۔ کہ مسیح کی پیشگوئیاں پیشگوئی کا رنگ ہی نہیں رکھتی ہیں جو باتیں پیشگوئی کے رنگ میں مندرج ہیں وہ ایسی ہیں کہ ایک معمولی آدمی بھی ان سے بہتر باتیں کہہ سکتا ہے۔ اور قیافہ شناس مدبر کی پیشگوئیاں ان سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ اگر اسوقت مسیح ہوتے تو جسقدر عظیم الشان تائیدی نشان پیشگوئیوں کے رنگ میں اب خدا نے میرے ہاتھ پر صادر کیئے ہیں وہ انکو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتے اور اپنی پیشگوئیوں کا کہ زلزلے آئیں گے مری اور قحط پڑینگے یا مرغ بانگ دیگا۔ کبھی ماتھے سے ندامت کے نام نہ لیتے۔

پھر آپ ہی ہمیں بتائیں کہ کس طرح پر ہم مسیح کو مانیں کہ وہ خدا تھا۔ خدائی کا دعویٰ انہیں نہیں۔ صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کے اپنے متعلق ہونے کا انہوں نے کوئی دعوےٰ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے متعلق ہونے کا کوئی ثبوت دیا۔ پھر سلب صفات خدائی کو ہم ان میں دیکھتے ہیں **قیامت** کی بابت انہیں اقرار ہے کہ مجھے اسکا علم نہیں۔ باپ اور بیٹے کے باوجود متحد فی الوجود ہونیکے ایک کا عالم دوسرے کا جاہل ہونا قابل لحاظ ہے۔ تقدس کا یہ **حال** کہ خود کہتا ہے

کہ مجھے نیک نہ کہو۔ صرف باپ ہی کو نیک ٹھیراتا ہے پھر یہ اختلاف بھی باپ بیٹے کی عینیت کے خلاف ہے صرف ابن کا لفظ انکی خدائی کو ثابت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حقیقت اور مجاز مین باہم تفریق کرلنے کے ہم مجاز نہیں ہوسکتے کہ کہدیں کہ یہان تو حقیقت مراد ہے اور فلان جگہ مجاز ہے۔ یہی لفظ یا اس سے بھی بڑھکر جب دوسرے انبیاء اور راستبازوں اور قاضیوں پر بولا جاوے تو وہ نرے آدمی ہیں اور مسیح پر بولا جاوے تو وہ خود خدا اور ابن بن جاویں۔ یہ تو انصاف اور راستی کے خلاف ہے۔ اور پھر گویا نئی شریعت اور نئی کتاب بنانا ہے اس سے کوئی فایدہ نہیں۔

پادریوں نے خیالی اور فرضی طور پر مسیح کی خدائی کے ثبوت کے لیئے بڑے ہاتھ پاؤں مارے ہیں مگر آجتک ایک بھی رسالہ یا تحریر انکی میری نظر سے نہیں گذری اور کوئی پادری مین نے نہیں دیکھا جس نے مسیح کے معجزات کے چہرہ سے تالاب کے قصہ کے داغ کو دور کیا ہو اور جب تک انجیل مین یہ قصہ درج ہے یہ داغ اٹھ نہیں سکتا۔ مین بار بار آپ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ خدا تعالے کی صفات کو دیکھو یا **پولوس** جسکی باتو نسے خدائی نکالی جاتی ہے وہ اپنے چال چلن کے لحاظ سے بجائے خود غیر معتبر اور اسکے لئے مسیح کی کوئی پیشگوئی نہیں۔ پھر آپ ہی بتائیں کہ ایک دانشمند اسے **خدا** کس طرح مان کے۔ ایسے خدا کی کوئی پرستش کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مسیح کی زندگی اسکی پوری ناکامی اور نامرادی کی قصہ ہے۔ آج وہ **زندہ ہوتے** تو انکو وہ نشانات دکھیہ کر جو **اس مسیح** کے ہاتھ پر صادر ہو رہے ہیں شرمندہ ہونا پڑتا۔ کیا یہی قبولیت دعا ہوتی ہے کہ ساری رات چلاتا رہا اور کسی نے بھی نہ سنا اور آخری ساعت میں خدا کا شکوہ کرتا ہوا رخصت ہوا کہ **ایلی ایلی لما سبقتانی**۔ اسوقت جو خدا نے **مجھے** مامور کرکے بھیجا ہے اور جو نشانات میری تائید میں ظاہر ہوئے ہیں انکی نظیر تو پیش کرو۔ مثلاً یہی ڈگلس کا مقدمہ جو **دینیدار** پادریوں کی کوشش اور ایک گال پر طمانچہ کھاکر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دینے والوں کی طرف سے کیا گیا کئی سو آدمی اس بات کے گواہ موجود ہیں کہ کس طرح پر قبل از وقت کل واقعات سے اطلاع دی گئی۔ اور خدا نے کسطرح ہر قسم کی ذلت سے محفوظ رکھہ لیا۔

پہلے امرتسر میں جب یہ مقدمہ دائر کیا گیا تو ڈپٹی کمشنر نے چالیس ہزار کی ضمانت کے ساتھہ وارنٹ جاری کر دیا مگر خدا کی قدرت دیکھو کہ وہ اسے جاری نہ کر سکا۔ وہ اسی کی کتاب میں رہ گیا تھا پیچھے جب اسے یہ معلوم کرایا گیا کہ ایسے وارنٹ کا اجرا ناجایز ہے تو اسنے گورداسپور تار دی کہ وارنٹ روکا جاوے مگر وہان پہونچا ہی نہ تہا۔ آخر یہ مقدمہ چلا اور عیسائیون نے ہر طرح سے میرے سزا دلانے مین سعی کی مگر خدا اسنے اپنی قدرت کا نشان دکھایا۔ اور میری اہانت چاہنے والونکی اہانت کی۔ ڈگلس صاحب نے نہایت عزت و احترام سے مجھے بلایا اور کرسی دی حالانکہ مجھے ان باتون کی ایک ذرہ بھر بھی پروا نہیں۔ آریہ اور بعض مسلمان بھی کے شریک تھے۔ پنڈت رام بھجدت پلیڈر جو آریہ ہے وہ بلا فیس آتا تہا اور اسنے مجھے خود کہا کہ وہ اسلئے شریک ہوا ہے کہ لیکھرام کے قاتل کا پتہ ملے۔ محمد حسین گواہ ہوکر آیا اور کرسی مانگ کر بہت ذلیل ہوا۔ آخر جب ساری کارروائی ہوچکی اور عبد الحمید نے صاف اقرار کرلیا کہ مجھے قتل کے لئے بھیجا ہے پوری مثل مرتب ہو جانے پر خدا نے اپنی قدرت کی چمکار دکھائی اور ڈگلس کے دل میں ڈالدیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اسنے کپتان لیمارچنڈ کو کہا کہ میرا دل اطمینان نہین پاتا پھر عبد الحمید سے دریافت کرو۔ آخر عبد الحمید نے اصل راز بتا دیا کہ مجھے سکھایا گیا تہا۔ پھر ڈپٹی کمشنر کو تار دیا گیا اور نتیجہ وہی ہوا۔ جسکی خبر مقدمہ کے نام و نشان سے بھی پہلے تمام شہر دینن شایع ہوچکی تہی۔ ایسا ہی لیکھرام کا نشان اور صدہا نشان ہیں۔

جماعت کے لحاظ سے بھی اگر دیکھا جاوے تو مسیح ناکام اٹھا حواریوں نے سامنے قسمیں کھائیں اور لعنت کی اور ادہر یہ حال ہے کہ ہمارے ایک مخلص دوست عبد الرحمن نام کو جو نواح کابل میں رہتا تہا محض ہماری وجہ سے ایک سال تک قید رکھا گیا کہ وہ توبہ کرے مگر اسنے موت کو انکار پر ترجیح دی۔ آخر کہتے ہیں کہ اسے گلا گھونٹ کر ماردیا گیا اور جیسا اسنے کہا تہا مرنے کے بعد ایک نشان اسکا ظاہر ہوا۔ مجھے افسوس ہے کہ عیسائی اپنے **ایمان** کی متاع پولوس کی باتوں پر کہا رو دیتے ہیں + علاوہ بریں انجیل کا ایک بہت بڑا حصہ بھی یہی تعلیم دیتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ مثلاً جب مسیح کو یہودیوں نے اس کے اس کفر کے بدلے میں کہ یہ ابن اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہے پتھراؤ کرنا چاہا تو اسنے انہیں صاف کہا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ تم **خدا ہو**۔ اب ایک دانشمند خوب سوچ سکتا ہے کہ اس الزام کے وقت تو چاہیئے تہا مسیح اپنی پوری بریت کرتے اور اپنی خدائی کے نشان دکھا کر انہیں ملزم کرتے اور اس حالت میں کہ ان پر کفر کا الزام لگایا گیا تہا تو ان کا فرض ہونا چاہیئے تہا کہ اگر وہ فی الحقیقت خدا یا خدا کے بیٹے ہی تہے۔ تو یہ جواب دیتے کہ یہ کفر نہیں بلکہ مین واقعی طور پر خدا کا بیٹا ہون اور میرے پاس اسکے ثبوت کے لئے تمہاری ہی کتابوں مین فلاں فلاں موقع پر صاف لکہا ہے کہ میں قادر مطلق عالم الغیب خدا ہوں اور لاؤ میں دکہا دوں۔ اور پھر اپنی قدرتوں طاقتوں سے انکو نشانات خدائی بھی دکہا دیتے۔ اور وہ کام جو انہوں نے خدائی کے پہلے دکھائے تھے انکی فہرست الگ دیدیتے پھر ایسی بیّن ثبوت کے بعد کس یہودی فقیہہ یا فریسی کی طاقت تھی کہ انکار کرتا وہ تو ایسے خدا کو دیکھ کر سجدہ کرتے۔ مگر برخلاف اسکے آپ نے کیا تو یہ کیا کہ کہدیا کہ **تمہیں خدا لکھا ہے** اب خدا ترس دل لیکر غور کرو کہ یہ اپنی خدائی کا ثبوت دیا یا ابطال کیا۔

غرض یہ باتیں ایسی ہیں کہ انکے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے میں اسکو آپ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔ توریت۔ اسلام۔ قانون قدرت۔ باطنی شریعت تو توحید کی شہادت دیتے ہیں اور عیسائی یسوع کی خدائی کے یہ دلایل دیتا ہے کہ کتب سابقہ میں اسکی بشارتین ہیں (جنکو یہودیون نے کبھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ خود خدا یا اسکے کسی بیٹے کے لیئے ہیں۔ بلکہ وہ مسیح کے آنے سے پہلے ہی پوری ہوچکی ہین) اور پھر انجیل کے بعض اقوال بتاتے ہیں کہ اسکا یہ حال ہے کہ اصل کا پتہ ہی نہیں کیونکہ اصل زبان مسیح کی عبرانی تہی۔ اور خود مسیح اپنی الگ انجیل کا ذکر کرتے ہین پھر مسیح نے کہیں اپنی خدائی کا دعوی نہیں کیا یہودیو کے پتھراؤ کرنے پر اور اس کفر کے الزام انکا قومی اور کتابی محاورہ پیش کرکے نجات پائی۔ اپنی خدائی کا کوئی قوی ثبوت ندیا۔ اور اپنے سے کبھی فوق العادت کام کو نہ دکہایا۔ معجزات کا وہ حال پیشگوئیون کی وہ حالت۔ علم کی یہ صورت کہ اتنا پتہ نہیں کہ انجیر کے درخت کو اسوقت پہل نہیں ہوگا۔ اختیار کا یہہ حال کہ اسے لگا نہیں سکا۔ ساعت کا علم نہیں دلیکتا۔ ضعف و ناتوانی اتنی کہ طمانچہ اور کوڑے کہاتا ہوا صلیب پر چڑہتا ہے یہودی کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا ہے تو اتر آ اترنا تو درکنار انکو کچھہ جواب بہی نہیں دے سکتا۔ چال چلن کا وہ حال کہ استاد بہی عاق کر دیتا ہے۔ اور یہودیوں کے الزامات کئی پشت تک اوپر ہوتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔

(باقی آیندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت ایک سیاہ جھوٹ!

بمیر تا برہے اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

ہم اُن مخالفون کے اعلام کے لئے جو رات دن اس غرض کے لیئے کڑہتے اور سر دُہنتے ہین کہ خدا تعالی کے مسیح موعود کی نسبت کوئی بُری خبر سنین اور اپنے لاوے سے بھرے ہوئے سینوں کی جلن کو بجھائین چند سطرین اس امر کا لکھنا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ فی ارض اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الف الف سلام من اللہ الودود پوری عافیت اور صحت سے ہیں بلکہ حق بات یہ ہے کہ آجکل کی عمدہ صحت کیساتھ بہت سے گذشتہ دنون اور مہینوں کی صحت کو کوئی نسبت نہیں آپ ایک رسالہ عربی زبان میں لکھ رہے ہیں جسکا نام ہے نزول المسیح علی المنارہ۔ اس میں آپ نے بڑی قوت اور شوکت سے تحدی کی ہے کہ علمائے مصر۔ شام۔ عرب اور ہند اکیلے اکیلے اور مل مل کر بھی اسکی فصاحت وبلاغت کی نظیر لانے سے عاجز رہیں گے یہ آپکی کرامت درحقیقت تجدید اور احیاء ہے قرآن کریم کی اس جلیل الشان پر تحدی دعوے کا جو **فاتوا بسورۃ من مثلہ** مین کیا گیا ہے جبکہ خدا کے نبیوں نے دوسرے معجزات کی زندگی اور بقار کے لئے اولیاء کو کرامتین عطا کین۔ اور اس طرح نہ چاہا کہ معجزات کا نام ونشان مٹ جائے اسلیئے کہ وہ شے جسکی کوئی نظیر کچھہ مدت بر روئے کار نہ آوے آخر وہ تقویم پارینہ ہو جاتی اور بالکل مرجاتی ہے اس قاعدہ کی بناپر ازبس ضروری تہا کہ قرآن کریم کی اس معجزانہ تحدی کی بقار اور نظیر کے لئے بہی کسی قرآن کے خادم کو قوت دی جاتی جو ایسے زمانہ مین جبکہ علم و فن کی اشاعت نے معجزات اور خوارق کو بازیچہ اطفال کی مد مین داخل کر دیا ہے اور بڑا ماہر اور متبحر عالم وہی مانا جاتا ہے جو آیات اللہ کو سخت استخفاف کی نگاہ سے دیکھے اور سنتے ہی نا ممکن۔ نا ممکن خلاف نیچر خلاف نیچر کہدے۔ اپنے کمال سے اس معجزہ کو زندہ کر دکھاتا۔ تعجب ہے ان مسلمانون پر جو مانتے ہیں کہ کرامات اور خوارق عادات حق ہیں اور نبی کے نشان کو معجزہ کے نام سے اور ولی تابع نبی کے نشان کو کرامت کے نام سے یاد فرماتے ہیں اور درحقیقت لفظی فرق کے سوا کوئی سچا ما بہ الامتیاز دونو فعلوں مین نہیں بتا سکتے اور اس طرح روا رکھتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا تمام انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں ہزار شرکاء ہوں اور دلوں میں پکا اعتقاد رکھتے ہیں کہ باوجود اسکے کوئی شرک فی النبوۃ لازم نہیں آتا۔ وہ کیوں ناراض ہوتے ہیں عربی زبان دانی میں لا نظیریت کے اس دعوی پر جو خدا کے برگزیدہ مسیح غلام احمد کیطرف سے باواز بلند کیا جا رہا ہے۔ کیا اللہ تعالی کی جاری عادت اور غیرت کا تقاضا نہیں ہونا چاہئے تہا کہ اس نزول معجزہ کی زندگی اس طریق سے قایم رکہتا۔ آج زمانہ کے علوم مادیہ کے پرستار کیونکر بے اختیار یقین کر سکتے کہ کسی ایک گذشتہ زمانہ مین اب سے تیرہ سو سال پہلے ایک امی نے بے شمار فصحا و بلغاء قوم کے مقابل دعوی کیا اور انہیں مقابلہ کے لئے بارہا بڑا بڑا جوش دلایا اور وہ سب اسکے مقابل ایک آیت یا سورۃ کا مقدار لانیسے عاجز رہے جو بڑے بہاری قصیدے فی البدیہہ کہہ ڈالتے تھے۔ آج بیمار دلوں کو بڑا شبہ دل میں پیدا کرنے اور زبان پر اس بات کے لانے کا موقعہ تہا کہ ضرور فصحائے عرب نے مقابلے کئے ہونگے۔ پر مسلمانوں نے قدرت اور غلبہ پاکر ان کے نتائج طبع خاک گمنامی میں ملا دیئے۔ چنانچہ بعض ظالم پادریوں نے اپنی کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ لہذا خدائے حی قیوم نے زندہ کتاب اور زندہ اسلام اور اسکی صفات اور خواص کی زندگی اور برکت کے اثبات کے لئے وہی معجزہ کرامت کے رنگ میں حضرت مسیح موعود کو دیا اور آپ کی تحدی اور دعوے کے مقابل ہند و پنجاب کے تمام علماء اور ادباء نے عرب کے فضلا کی طرح عاجز آکر قرآن کریم کے اس معجزہ کی صداقت پر مہر کر دی۔

بات دور نکل گئی مجھے اس امر کی تحریک اس سے پیدا ہوئی کہ آج لاہور کے ایک مشہور دنیا دار نے قادیان کے ایک مسلم مخالف کو خط لکھا کہ "معتبر ذرایع سے خبر ملی ہے کہ مرزا غلام احمد مرض جذام مین مبتلا ہو گیا ہے اس کی تصدیق کے لئے آپکو لکھا گیا ہے آپ جلد جواب دیں اس سے بہت سی مخلوق کو فائیدہ ہوگا" اس سے بیشتر کہ ایسے بد باطن دشمن اسلام کا کوئی جواب دیا جاوے ہم لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھتے ہین اور نہ صرف رسمی اور ظاہری طور پر بلکہ اس حقیقت کو ملحوظ رکہکر جو اسمیں مولا کریم نے رکہی ہے اور اس مبروص القلب کو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے کذب کی پاداش میں اس لعنت سے حصہ لینے کے لئے ضرور تیار رہے کیونکہ خدا سچا ہے اور اسکا کلام سچا ہے اس لئے بد باطن کاذب اس پاداش سے مخلصی نہیں پا سکتا۔

اب میں ہر دشمن خدا و رسول کو بڑی خوشی اور دلیری سے جواب دیتا ہوں اور خدا کے فضل سے اس کی ناپاک روح کو ہاویہ کے عذاب میں گراتا ہوں جبکہ بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود بالکل صحیح اور تندرست ہیں اپنے خدام کے ساتھ ہر روز صبح کو سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اور تمام نمازون کو مسجد مبارک مین جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

اے خدا کے دشمن۔ رسول کے دشمن۔ مذہب و ملت کے دشمن اب بول تیرا کیا حال ہے۔ ہان اے **مجذوم دل! مبروص سیرۃ** کیا تو نہیں جانتا ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ بد باطن انسان اپنی اندرونی حالت کا نقشہ ایک پاکباز کی بری حالت مین دیکہتا ہے پس تیرے لئے خوف کا مقام ہے کہ تیری اندرونی حالت بالکل مجذوم اور تیری روحانیت بالکل مسخ ہو گئی ہے جو تو خدا کے اپنے ہاتھ سے معطر کئے ہوئے **مسیح** موعود کی نسبت ایسی خبرین شایع کرتا ہے۔ اب بتا تو کس قسم کے جواب کا منتظر تہا اور کیسا جواب تجھے ملا ہے سن اے ستمگر آہ وہ آج اسلام کی زندگی۔ تمام نبیوں کی زندگی۔ قرآن کی زندگی اور خدا کی عزت وابستہ ہے مرزا غلام احمد کی زندگی کے ساتھ۔ آج بطلان کی موت۔ بد زبان نصرانی کے ناپاک اعتراضوں اور نکتہ چینیوں کی موت جسکی بوچھاڑ وہ آئے دن سید المعصومین خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مارتا ہے۔ آج نیوگ کے حامیوں کی گندہ دہانیوں کی موت جنہیں وہ آئے دن اپنے میگزینوں کے ذریعہ پھیلا رہا ہے۔ غرض آج ہر قسم کے جھوٹ کی موت موقوف ہے۔ مرزا غلام احمد کی زندگی پر اور تو بدبختی اور شقاوت سے اسی کی موت کا خواستگار ہے مگر خدا تعالی فیصلہ کر چکا ہے کہ تو اور تیرے امثال ناشادی اور نامرادی کے دوزخ مین یہان بھی اور وہان بھی جلا کرین۔ سو ایک دفعہ پھر اسی شعر کو سن لے جو تجھے سب سے پہلے سنایا گیا ہے ؎

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

مین ہون تمہارا ناصح حبیب
عبد الکریم۔ ۹ فروری ۱۹۰۲ء

ایڈیٹر۔ دراصل اس افترا اور کمینہ جھوٹ کا بانی مبانی لاہور کے ایک اخبار کا ایڈیٹر اور پروپرائیٹر ہے جو اپنی افترا پردازی کی پاداش مین عدالت سے سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے اپنے لاہور مین ایک تقریب پر جسمیں اکثر معزز اور شریف آدمی موجود تھے۔ خدا تعالے کے اس سخت

شحنہ ہند سے سچا فیصلہ

ضمیمہ شحنہ ہند مطبوعہ ۱۴ جنوری میں بعنوان "خداوند تعالےٰ پر قادیانی کا بہتان" "خدا تعالیٰ کی جلالی وحی یہ جو اس نے اپنے برگزیدہ مسیح پر نازل کی یحمدک اللہ من عرشہ ایک یحمد اللہ من عرشہ" اعتراض کیا گیا ہے کہ "قرآن شریف میں حمد کا اطلاق کہیں خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" پھر پہلے درجہ کی گستاخی اور بے باکی سے جو راستبازوں کے ممسوخ الفطرۃ مکذبوں کا خاصہ ہے لکھا ہے کہ "یہ تو مہمل اور لغو اور ناقص حضرت مجذوب کی بڑ اور تعلیم شیطانی معلوم ہوتے ہیں" اور اسکی دلیل یہ دیتا ہے کہ "کل دنیا کو تو خدا تعالےٰ نے یہ سکھایا کہ الحمد للہ رب العالمین اور اس قاعدہ کلیہ کو توڑ کر قادیانی کی حمد کرنے لگے"

اس اعتراض کا لکھنے والا یا اس جہالت کا مرتکب گو اصل میں ... گجراتی ہے مگر حقیقت میں یہ اعتراض بھی السنۃ مشرقیہ کے مجدد صاحب کی طرف سے ہے۔ اسلئے کہ ایڈیٹر کی نقاد طبیعت نے اپنے پرچہ میں اسے جگہ دینی پسند کی اور اسکی حماقت کی وضاحت میں ... ل ہونا اختیار کیا۔

اب ہم عرفاً اور عقلاً تو کچھ نہیں کہ اس بارہ میں جو کچھ عرض کریں مجدد السنہ کی خدمت میں عرض کرین

سنیئے مجدد صاحب! یہ تیسرا موقعہ ہے جس میں آپ عربی زبان کی تجدید اور مذہبی واقفیت کا علم لیکر میدان میں نکلے ہیں کس قدر ذلت اور فضیحت ہوگی جبکہ ادنےٰ بصیرت والے بھی واضح طور پر دیکھ لینگے کہ ایکی دفعہ بھی آپکی زبان دانی کیسی خاک میں ملائی گئی ہے امید ہے کہ آپ اسکے بعد ضرور ہزار لعنت بھیجین گے اوس جاہل دوست پر جسنے اپنے ناپاک اعمال نامہ کی طرح آپکے منہ پر سیاہی تھوپی سب سے پہلے خدا تعالےٰ کے حول و قوت سے ہم وہ مثال دیتے ہیں جسے سنکر مسلمان تعجب اور حقارت سے دیکھینگے

شحنہ ہند کے اڈیٹر کے دعوے تجدید السنہ مشرقیہ کو ——— بلکہ یقیناً پکار اٹھینگے کہ اس شخص میں درپردہ الحاد اور زندقہ کی زہریلی رگ ہے جو اسنے دالسنۃ ایسا دعویٰ کر دیا ہے کہ "حمد کا اطلاق کہیں خداوند تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" سنو اور خوب سنو کہ ہمارے ہادی کامل خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کا نام مبارک محمدؐ ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) خداوند حکیم علیم قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ محمد رسول اللہ والذین معہ الآیۃ۔ محمدؐ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اسکے معنے ہیں بہت ہی حمد کیا گیا۔ حد سے زیادہ ستائش کیا گیا۔ اب خواہ حمد کو خدا تعالیٰ کیطرف نسبت کرو کہ وہ پاک ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش تمام مخلوق سے بڑھکر کرتا ہے۔ اور خواہ ... خلق کیطرف نسبت کرو کہ خلقت نے آپ کے بہت ہی حمد کی اور آپ بلحاظ حمد و ستائش خلق کے محمد ٹھیرے دونون صورتون میں بات ایک ہی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ رسول کریمؐ کی حمد کرتا ہے اور اس لحاظ اور معنون سے آپ محمد ہین جب بھی ایڈیٹر شحنہ ہند مذلت کے گڑھے میں اوندھا گرتا ہے اس لیئے کہ اسکے نزدیک حرام ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے برگزیدہ محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حامد اور ستایش کنندہ مانا جاوے۔ اور اگر بلا انتہا مخلوق کی حمد اور بے نہایت ستایش کے لحاظ سے آپکا گرامی نام محمد ٹھیرا ہے جب بھی شحنہ ہند کے ایڈیٹر پر آسمانی انگارے پڑتے ہیں اسلئے کہ اسکے نزدیک قطعی حرام ہے کہ مسلمان اپنے رسول اکرم سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستایش کرین غرض ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام محمد سب سے اول مدافعت کرتا ہے۔ تمام سیاہ دل ابوجہل فطرت مخالفوں کے مقابل خدا تعالےٰ کی اس مبارک وحی کی طرف سے جو محمدؐ احمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے اور آخری خلیفہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام آج سے ۲۲ سال پہلے ہوئی۔ اے علیم و حکیم خدا تیری غیرت اور تیرے کامل علم کے قربان۔ تیری سنت تیرے سارے برگزیدون سے ایک ہی نہج پر جاری ہے ہم صدق دل سے ایمان لاتے اور یقین رکھتے ہین کہ جس طرح تونے اس انسان کامل کو جو احمد تہا یعنی تیری حمد ساری مخلوق سے بڑھکر کرنے والا اس مکافات مین یعنی اپنی حمد کیا کرنے کے عوض مین محمد بنایا۔ یعنی تو خود ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے طریق پر اسکا حامد ہوا۔ اسی طرح تونے آج اس احمد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو محمد ٹھیرایا جبکہ تونے اپنے عرش عظیم سے اسکی حمد کی۔ تیرا یہ کام اور تیری یہ حمد و تحمید مسیح موعود کی نسبت یون ہی نہین۔ تونے دیکھا کہ جسطرح اسکے متبوع و مقتدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے لات منات اور عزیٰ اور تمام آلہۂ باطلہ سے ساری عزت اور حمد چھین کر تجہ اکیلے کو دیدی اور اسکے عوض وہ اس قابل ہو گئے کہ تیری طرف سے انکا نام محمد ہو۔ اسی طرح آج غلام احمد نے وہی عزت اور شوکت اور حمد جو دوسری وضع کافر نعمتون نے تیری پاک ذات سے چھین کر مسیح اسرائیلی کو دی تھی جبکہ اسے حی قیوم محی شافی علام الغیوب ٹھیرا کر تیرا شریک مقابل بنادیا اور آسمان پر بٹھا دیا تھا۔ اور رہی سہی تیری عزت دجال کے قبضہ مین کردی تھی جسے آسمان اور زمین کے امور پر قادر مطلق متصرف مان لیا تھا۔ اور اسی طرح ہزارہا آلہۂ باطلہ اپنی طرف سے تراش کر تیرے شریک بنائے تھے تیری مقدس و منزہ ذات کیطرف پھر واپس کی۔ اسلئے تونے اپنی کامل حکمت اور کامل علم کی بنا پر اپنے عرش سے اسکی حمد کی اور اسلئے محمد ٹھیرایا۔ اور خدا کی سنت مستمرہ ہے کہ جو بندہ اسکا حامد ہوتا ہے آخر وہ کریم خدا ان حمد گو اوسی کیطرف لوٹا کر اسے بھی محمد و محمود بنا دیتا ہے۔ یا یون کہو کہ جب ایک بندہ فرش سے اسکی حمد کرتا ہے تو وہ عرش سے اسکی حمد کرتا ہے۔ اے رحمان رحیم مولےٰ تیرا شکر ہے کہ تو ہر موطن مین اپنے برگزیدہ کو اپنے دشمنون پر فتح دیتا ہے تو ہی ان بے باک گستاخون کو سمجھا کر ان شرارتون اور زبان درازیون سے باز آجائین جن کے مرتکب داؤد اور عیسیٰ بن مریم اور خاتم النبیین علیہ الصلوات والسلام کی زبان سے ملعون ٹھیرائے گئے۔ تو انہیں توجہ دلا کہ تیری غضبناک آنکھ کو پہچان اور تیرے پرہیبت چہرہ کے تیور پہچان لین جنہیں تو صفائی سے طاعون اور خشک سالی کے رنگ مین جہان پر ظاہر کر رہا ہے۔

اگرچہ اتنی بڑی عظیم الشان بیان کے بعد کوئی ضرورت باقی نہین رہی کہ ہم شحنہ ہند کے دعوے کے ابطال مین کوئی اور دلیل لائین مگر مضمون کی توضیح اور ناظرین کی واقفیت کے بڑھانے کے لئے کسی قدر تحریر کرتے ہین جس سے معلوم ہو کہ زبان عربی مین حمد کا لفظ وسیع طور پر آیا ہے

ومن امثالھم من انفق مالہ علی نفسہ فلا یتحمد بہ الی الناس المعنی انہ لا یحمد علی احسانہ الی نفسہ انما یحمد علی احسانہ الی الناس ویقال احمد الارض صادفھا حمیدۃ۔ ویقال حمدتہ جزاہ وقضی حقہ واحمدہ استبان انہ مستحق للحمد واحمد الرجل فعل ما یحمد علیہ۔ وطعام لیس محمد ای لا یحمد۔ وحمدت علی فلان حمد آ۔ لسان العرب جلد چہارم

اور سنو مشہور مصری اخبار المنار کا ایڈیٹر حضرت ابوبکر صدیق علیہ السلام کے خطبہ کی نقل کر کے اس کی شرح مین لکھتا اور صحابہ کی حمد و ستایش کرتا ہے وکانوا یوعظون قولاً وکتابۃً فیحمدون من یعظھم ویامرھم بالخیر یعنی صحابہ کی یہ عادت تھی کہ لوگ لکھکر بھی اور زبانی بھی انہیں وعظ کرتے اور اسکے عوض حمد کرتے اس شخص کی جو انہین وعظ کرتا اور خیر کا امر کرتا۔ (المنار۔ الجزو ۹ غرہ رمضان ۱۳۱۹ ہجری المجلد الرابع)

مجدد السنہ مشرقیہ ایڈیٹر شحنہ ہند اب مہربانی کر کے کہدین کہ انکی خدمت کے لئے اتنا بس ہی یا ہنوز ہل من مزید کہتے ہین؟

ان لوگون کی غیرت اور حیا پر رہ رہ کر تعجب آتا ہے کہ کیون چادر سے بڑھکر پاؤن پھیلاتے اور حد سے نکلتے ہین لسان کے تذکر و تانیث کے متعلق سب سے پہلے ان مجدد صاحب نے اعتراض کیا اور ذلیل ہوئے پھر جری اللہ فی حلل الانبیاء کی ...

وعید لعنۃ اللہ علی الکاذبین سے ذرا بھی خوف نہ کہا کر یہ جھوٹ بولا اور اپنی دنائۃ فطرت کا ثبوت دیا اور اسی پر اکتفا نہ کرکے اپنا قادیان آنا اور گئی گواہ ہولنکا ساتھ لانا بھی بیان کیا۔ ہم ایسے شریر النفس کا جواب بجز اسکے اور کچھ دینا نہیں چاہتے جو خود خدا تعالےٰ نے تجویز فرمایا ہے اور وہ یہ ہے

لعنت اللہ علے الکاذبین

ایسے بیباک۔ **شوخ چشم** کو اپنے جھوٹ کی اس الہٰی پاداش سے حصہ لینے کے لیے تیار رہنا چاہیئے کیونکہ یہ جھوٹ ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اسکے ملائکہ المقربین ایسے کذب و افترا کے پتلے پر لعنت نہ کریں پس پھر خدا اور ملائکہ کی لعنت سے اسے ضرور حصہ لینا پڑے گا۔

ہمکو نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مخالف ابھی ایسی ذلیل اور قابل شرم حرکتیں کرنے لگے ہیں کہ انکو دیکھ کر ایک معقول پسند شریف النسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ راستبازی اور خدا ترسی سے کوئی حصہ نہیں رکھتے اور معقولیت سے بالکل تہیدست ہیں۔ ختم کرنے سے پہلے ہم اس **مسخ الفطرت مجذوم القلب** ایڈیٹر کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ او نا عاقبت اندیش النسان! تو اپنی ان بے سرو پا افترا پردازیوں نے **نور اللہ کو بجھانے** سے رہا۔ مگر دیکھ عرش عظیم پر خدا اور اسکے ملائکہ تیری ان ہفوات کو سنکر باواز بلند کہتے ہیں۔ **لعنت اللہ علی الکاذبین**۔ اور یہ لفظی لعنت نہیں بلکہ اصلی معنے کے رو سے لعنت ہے۔

خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے مسح کئے ہوئے مسیح موعود کے خدام خاص توجہ کریں

غالبًا آپ کو معلوم ہوگا کہ انگریزی میگزین دھرم سلم کا پہلا نمبر جنوری کی ۔۔ تاریخ کو شایع ہوچکا ہے اسمیں گناہ کی حقیقت پر اور اسپر کہ کیونکر گناہ سے حقیقی نجات اسی عالم میں حاصل ہو سکتی ہے جس سے یقین ہو جائے کہ دوسرے عالم میں بھی نجات ملے گی۔ اور اسپر کہ عیسائیوں کے زعم کے موافق مسیح کے خون میں غسل کرنا یا اسکی صلیب و لعنتیت پر ایمان لانا گناہوں کے دور ہونے اور نجات سے کوئی مناسبت اور جوڑ نہیں رکھتا بلکہ کفارہ پر ایمان لانا خطرناک گناہوں کے پرزور سیلاب کی روک کے بند کو توڑتا ہے اور اسپر کہ اسوقت سچا نجات دہندہ کون ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے پرزور مضمون نکلا ہے اور آئندہ کسی اشاعت میں انبیاء علیہم السلام کی اور خصوصًا سید الانبیاء و امام المعصومین ورحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰت والسلام کی عصمت پر بڑا مفصل اور پرزور مضمون اسی سلطان القلم جری اللہ علیہ السلام کیطرف سے ہوگا۔ یہ ایک ایسا حربہ ہوگا جو عیسائی نکتہ چینیوں کی مدتوں کی حرف گیری کی عمارت خاک میں ملا دیگا۔ عیسائی مذہب میں چونکہ ذاتی خوبی نہیں اور فی الحقیقت وہ خدا کے عورت کے پیٹ میں در آنے اور پھر پیٹ کے اندر کی غذائے طیب کو کہا کر معمولی بچوں کی طرح پیدا ہونے اور آخر یہودیوں کی من مانی مراد کو پورا کرکے انکے ہاتھوں سے صلیب پر کھینچے جانے اور یوں توریت کے خوفناک وعید کے موافق ابدی ملعون ہونے کے حقایق اور معارف کیا بیان کریں لہٰذا اس باطل کے پرستاروں نے دوسرے جھوٹے معبودوں کے پجاریوں آریوں وغیرہم کیطرح ایک ہی طریق اختیار کر رکہا ہے اور اسے اپنے جھوٹ اور فریب کے ترویج کا کاری ہتیار سمجہا ہے کہ خدا کی حکیم مجید اور فرقان کتاب پر اعتراض کریں اور خاتم الانبیاء نبی معصوم زندہ جاوید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر عیب لگائیں کہ وہ نعوذ باللہ گنہگار تہے اور شفیع ہونیکے قابل نہ تہے اور پھر یسوع کو اپنے باطل زعم کے موافق بیگناہ ثابت کرکے کفارہ کی راہ نکال لیں۔ مدتوں سے ابتک بلا تبدیل اور بلا کسی قسم کی ترقی کے یہی ناپسندیدہ شیوہ ان جعلی سکے چلانے والونکا چلا آتا ہے اس علمی ترقی کے زمانہ میں عجیب اور سخت قابل افسوس بات ہے کہ ہوتی کرسچن سے لیکر بشپ تک اسی پامال سڑک پر قدم مار رہے ہیں چنانچہ تہوڑے دن ہوئے لاہور میں پنجاب کے بشپ بہادر نے سادہ مسلمانونکو راہ حق سے دور پھینکنے کے لیئے اس مضمون پر لیکچر دیا۔ اور ان ہی دنوں میں بنگالہ کے محض سادہ اور بے خبر مسلمانوں کے عقائد حقہ کے استیصال کے لیئے پادری مانرو نے اسی مضمون پر انگریزی میں بارہ صفحہ کا رسالہ شایع کیا جسے ایک معزز مسلمان نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کیخدمت میں بہیجکر بڑی عاجزی اور الحاح سے درخواست کی کہ حضرت ممدوح اسکا جواب انگریزی میگزین میں شالع کریں اور وہ اسے بنگال بنگالی بولی میں ترجمہ کرکے اپنے خرچ سے مسلمانوں میں شایع کریگا اور اسنے پر درد لفظوں میں ظاہر کیا کہ اس پادری کے طبع مضمون نے سادہ مسلمانوں کے دلوں میں سخت اضطراب اور خلجان پیدا کیا ہے۔ اسلئے کہ مسلمانان بنگالہ کی صاف اور سیدھی زبان میں ترجمہ کرا کر اسے پھیلایا ہے اور اس معزز مگر دردِ دل سے منفیث مسلمان نے یہ بھی لکھا کہ بنگالہ کی ایک محترم اور خواندہ جماعت کی امیدیں حضرت ممدوح (ایدہ اللہ) کے قلم کی سیف آبدار کی چمک کی راہ تکتے ہیں جو باطل کے نشان کو ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا ہے

غرض حضرت غیرۃ اللہ غلام احمد (علیہ السلام) کی غیرت اپنے متبوع و مقتدا احمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعزتی اور ہتک دیکھ حرکت میں آگئی اور آپ نے یہ نیا مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور اسے دس عنوانوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ عنقریب حق اپنی خوشنما چمک دکہائیگا اور باطل اپنی خیرہ چشمی اور دریدہ دہنی پر شرمندہ ہوگا اور ہمیشہ کے لئے اپنے منہ میں پتھر ڈال لے گا۔ اسی قسم کے مضامین جنکی آج دنیا کو سخت ضرورت ہے رفتہ رفتہ اس رسالہ میں شایع ہونگے۔ جیسے دعا کی حقیقت اور اسکے متعلق مفصل بحث اور اثبات نبوت اور حقایق جنت و نار اور ثبوت وحی و مکاشفہ و رویا و ثبوت وجود باری عزاسمہٗ وغیرہا۔ خدا کا شکر ہے کہ پہلے رسالہ کو بہت پسند کیا گیا ہے اور امید ہے کہ اس شیریں آواز پر دور دور سے لبیک ہوگی۔

حضرت امام مطاع علیہ السلام کی مدت سے آرزو تھی کہ ہندیوں ایرانیوں اور عربوں کی دعوت و تبلیغ کے بعد یورپ کو انگریزی کی راہ سے خدا کی آواز پہنچائیں۔ اللہ تعالےٰ نے اب اسکی راہ نکالی ہے اب عیسائیوں پر۔ یورپ کے آزاد منش عیسائیوں پر اسلام کی سچی اور اصلی حقیقت آشکار ہوگی از بسکہ اس رسالہ کا اجرا اللہ تعالےٰ اور اسکے برگزیدہ رسولوں کی عزت کے قائم کرنے اور ابطال باطل کے لیئے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کی اسوقت ایک ہی راہ ہے اور اسکا قیام ظاہری اسباب پر نظر کرکے قوم کی نصرت و تائید پر موقوف ہے قوی امید ہے کہ خدا اور رسول کے سچے عاشق اور اشاعت حق کے بہوکے پیاسے اسکی خریداری میں شامل ہوکر اور کوشش سے دوسرونکو شامل کرکر اس نظام کے قیام میں تا مرادہ موئید ہونگے۔ اولًا از بس ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے کمکی سو آدمی اسکے خریدار ہوں اور یوں اس کی بنیاد محکم چٹان پر قایم ہوجائےگی انگریزی میگزین کی قیمت چھ روپیہ سالانہ ہے۔ اور اردو میگزین کی قیمت جو مارچ سنہ ۱۹۰۲ء سے شایع ہوگا۔ عہ سالانہ ہے۔ تمام درخواستیں منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

عسل مصفّیٰ

مؤلفہ جناب مرزا خدا بخش صاحب ابو العطاء حضرۃ اقدس مسیح موعود کی دعاوی کے تصدیق میں اور معترضوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۷۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاء الدین صاحب مالیر کوٹلہ میں مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے عہ قیمت کو علاوہ محصولڈاک ملتی ہے۔ جلد خرید و۔ خریداری بہت ہے +

شحنۂ ہند سے سچا فیصلہ

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء میں بعنوان "خداوند تعالےٰ پر قادیانی کا بہتان" "خدا تعالیٰ کی جلالی وحی بیہودہ" اس نے اپنے برگزیدہ مسیح پر نازل کی یحمدک اللہ من عرشہ یحمدک اللہ ویمشی الیک" اعتراض کیا گیا ہے کہ "قرآن شریف میں حمد کا اطلاق کہیں خداوند تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" پھر پہلے درجہ کی گستاخی اور بے باکی سے جو استیناز ونکے مسخ الفطرۃ مکذبوں کا خاصہ ہے لکھا ہے کہ "یہ تو مہمل و لغو اور ناقص حضرت مجذوب کی بڑ اور تعلیم شیطانی معلوم ہوتے ہیں" اور اسکی دلیل یہ دیتا ہے کہ "کل دنیا کو تو خدا تعالےٰ نے یہ سکھایا کہ الحمد للہ رب العالمین اور اس قاعدہ کلیہ کو توڑ کر قادیانی کی حمد کرنے لگے"!

اس اعتراض کو لکھنے والا پاس جہالت کا مرتکب گو اصل میں وہ گجراتی ہے مگر حقیقت میں یہ اعتراض بھی السنہ مشرقیہ کے مجدد صاحب کیطرف سے ہے۔ اسلئے کہ ایڈیٹر کی نقل طبیعت نے اپنے پرچہ میں اسے جگہ دینی پسند کی اور اسکی عاقبت کی وخامت میں شامل ہونا اختیار کیا۔

اب ہم عرفا اور عقلاً تو کہتے ہیں کہ اس بارہ میں جو کچھ عرض کریں مجدد السنہ کی خدمت میں عرض کریں

سنئیے مجدد صاحب! یہ تیسرا موقعہ ہے جس میں آپ کی زبان کی تجدید اور مذہبی واقفیت کا علم لیکر میدان میں نکلے ہیں کسقدر ذلت اور فضیحت ہوگی جبکہ ادنےٰ بصیرت والے بھی واضح طور پر دیکھ لینگے کہ ایکی دفعہ بھی آپکی زبان دانی کیسی خاک میں ملائی گئی ہے امید ہے کہ آپ اسکے بعد ہزار لعنت کہینگے اوس جاہل دوست پر جسنے اپنے ناپاک اعمال نامہ کی طرح آپکے منہ پر سیاہی تھوپی سب سے پہلے خدا تعالےٰ کے حول و قوت سے ہم وہ مثال دیتے ہیں جسے سنکر مسلمان تعجب اور حقارت سے دیکھینگے شحنۂ ہند کے اڈیٹر کے دعوے تجدید السنہ مشرقیہ کو — بلکہ یقیناً پکار اٹھینگے کہ اس شخص میں در پردہ الحاد اور زندقہ کی زہریلی رگ ہے جو اسنے دانستہ ایسا دعوی کر دیا ہے کہ "حمد کا اطلاق کہیں خداوند تعالیٰ کے سوا دوسرے پر نہیں ہوا" سنو اور خوب سنو کہ ہمارے ہادی کامل خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کا نام مبارک محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) خداوند حکیم علیم قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

محمد رسول اللہ والذین معہ الآیۃ۔ محمد مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اسکے معنے ہیں بہت ہی حمد کیا گیا۔ حد سے زیادہ ستائش کیا گیا۔ اب خواہ حمد کو خدا تعالیٰ کیطرف نسبت کرو کہ وہ پاک ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش تمام مخلوق سے بڑھکر کرتا ہے۔ اور خواہ اسے خلق کیطرف نسبت کرو کہ خلقت نے آپ کی بہت ہی حمد کی اور آپ بلحاظ حمد و ستائش خلق کے محمد ٹھیرے دونوں صورتوں میں بات ایک ہی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ رسول کریم کی حمد کرتا ہے اور اس لحاظ اور معنوں سے آپ محمد ہیں جب بھی ایڈیٹر شحنۂ ہند ذلت کے گڑھے ہیں اوندھا گرتا ہے اس لئے کہ اسکے نزدیک حرام ہے کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے برگزیدہ محبوب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حامد اور ستائش کنندہ مانا جاوے۔ اور اگر بلا انتہا مخلوق کی حمد اور بے نہایت ستائش کے لحاظ سے آپکا گرامی نام محمد ٹھیرا ہے جب بھی شحنۂ ہند کے ایڈیٹر پر آسمانی انگارے پڑتے ہیں اسلئے کہ اسکے نزدیک قطعی حرام ہے کہ مسلمان اپنے رسول اکرم سید الکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد و ستائش کریں غرض ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام محمد سب سے اول مخالفت کرتا ہے۔ تمام سیاہ دل ابوجہل قدرت مخالفت کے مقابل خدا تعالےٰ کی اس مبارک وحی کی طرف سے جو محمد احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے پیارے اور آخری خلیفہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام آج سے ۲۴ سال پہلے ہوئی۔ اے علیم و حکیم خدا تیری غیرت اور تیرے کامل علم کے قربان۔ تیری سنت تیرے سامنے برگزیدون سے ایک ہی نہج پر جاری ہے ہم صدق دل سے ایمان لانے اور یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح تونے اس انسان کامل کو جو احمد تھا یعنی تیری حمد ساری مخلوق سے بڑھکر کرنیوالا اس مکافات میں یعنی اپنی حمد بیان کرنے کے عوض میں محمد بنایا۔ یعنی تو نے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے طریق پر اسکا حامد ہوا۔ اسی طرح تونے آج اس احمد (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو جو تیری حمد کرتا رہا تونے اپنے عرش عظیم سے اسکی حمد کی۔ تیرا یہ کام اور تیری یہ حمد و تحمید مسیح موعود کی نسبت یون ہی نہیں۔ تونے دیکھا کہ جسطرح اسکے متبوع و مقتدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے لات منات اور عزیٰ اور تمام آلہۂ باطلہ سے ساری حمد چھین کر تجھ اکیلے کو دیدی اور اسکے عوض وہ اس قابل ہو گئے کہ تیری طرف سے انکا نام محمد ہو۔ اسی طرح آج غلام احمد نے وہی عزت اور شوکت اور حمد جو دوسری وضع کافر نعمتوں نے تیری پاک ذات سے چھین کر مسیح اسرائیلی کو دی تھی جبکہ اسے حی قیوم محی شافی علام الغیوب ٹھیرا کر تیرا شریک مقابل بنا دیا اور آسمان پر بٹھا دیا تھا۔ اور رہی سہی تیری عزت دجال کے قبضہ میں کر دی تھی جسے آسمان اور زمین کے امور پر قادر و مطلق متصرف مان لیا تھا۔ اور اسی طرح ہزارہا آلہۂ باطلہ اپنی طرف سے تراش کر تیرے شریک بنائے تھے تیری مقدس و منزہ ذات کیطرف پھر واپس کی۔ اسلئے تونے اپنی کامل حکمت اور کامل علم کی بنا پر اپنے عرش سے اسکی حمد کی اور اسے محمود ٹھیرایا۔ اور خدا کی سنت مستمرہ ہے کہ جو بندہ اسکا حامد ہوتا ہے آخر وہ کریم خدا ان حمد کرنے والوں کی طرف لوٹ کر انہیں بھی محمد و محمود بنا دیتا ہے۔ یا یون کہو کہ جب ایک بندہ فرش سے اسکی حمد کرتا ہے تو وہ عرش سے اسکی حمد کرتا ہے۔ اے رحمان رحیم مولےٰ تیرا شکر ہے کہ تو ہر موطن میں اپنے برگزیدہ کو اپنے دشمنوں پر فتح دیتا ہے تو ہی ان بے باک گستاخوں کو سمجھا کہ ان شرارتوں اور زبان درازیوں سے باز آ جائیں جن کے مرتکب داؤد اور عیسیٰ بن مریم اور خاتم النبیین علیہم الصلوات والسلام کی زبان سے ملعون ٹھیرائے گئے۔ تو انہیں تو جدلاً تیری غضبناک آنکھ کچھ نہ اور تیرے ہیبت چہرہ کے تیور پہچان لیں جنہیں تو صفائی سے طاعون اور خشک سالی کے رنگ میں جہان پر ظاہر کر رہا ہے۔

اگرچہ اتنی بڑی عظیم الشان بیان کے بعد کوئی ضرورت باقی نہیں رہی کہ ہم شحنۂ ہند کے دعوے کے ابطال میں کوئی اور دلیل لائیں مگر مضمون کی توضیح اور ناظرین کی واقفیت کے بڑہانے کیلئے کسی قدر تحریر کرتے ہیں جس سے معلوم ہو کہ زبان عربی میں حمد کا لفظ وسیع طور پر آیا ہے

ومن امثالھم من انفق مالہ علی نفسہ فلا یتحمد بہ الی الناس المعنی انہ لا یحمد علی احسانہ الی نفسہ انما یحمد علی احسانہ الی الناس ویقال احمدت الارض صادفھا حمیدۃ۔ ویقال حمدہ جزاہ وقضی حقہ واحمدہ استبان انہ مستحق للحمد واحمد الرجل فعل ما یحمد علیہ۔ وطعام لیس بمحمد ای لا یحمد۔ وحمدت علی فلان حمدا

(لسان العرب جلد چہارم)

اور سنو مشہور مصری اخبار المنار کا ایڈیٹر حضرت ابوبکر صدیق علیہ السلام کے خطبہ کی نقل کرتا ہے۔ جو اس کی شرح میں لکھتا اور صحابہ کی حمد و ستائش کرتا ہے وکانوا یوعظون فوکلاً وکتابۃ فیحمدون من یعظھم ویامرھم بالخیر یعنی صحابہ کی یہ عادت تھی کہ لوگ انکو ہی اور زبانی بھی نہیں وعظ کرتے اور اسکے عوض حمد کرتے اس شخص کی جو انہیں وعظ کرتا اور خیر کا امر کرتا۔ المنار الجزو ۱۰ غرہ رمضان سنہ ۱۳۲۹ ہجری المجلد الرابع)

مجدد السنہ مشرقیہ ایڈیٹر شحنۂ ہند اب مہربانی کر کے بولیں کہ انکی خدمت کیلئے اتنا بس ہے یا ہنوز ہل من مزید کہتے ہیں؟

ان لوگوں کی غیرت اور حیا پر رہ رہ کر تعجب آتا ہے کیوں چادر سے بڑھکر پاؤں پھیلاتے اور حد سے نکلتے ہیں لیسان کے مذکر و تانیث کے متعلق سب سے پہلے ان مجدد صاحب نے اعتراض کیا اور ذلیل ہوئے پھر ہیجی اللہ فی حلل الانبیاء کی وحی میں

لفظ جری پر سند کہلا - اور سند کی کہانی - اب اس نئے اعتراض میں کبھی وہی روز بد دیکھنا پڑا - اور اسپر دعوے کئے چلے جاتے ہیں کہ ہم السنہ مشرقیہ کے مجدد ہیں کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا اگر ذرا بھی فراست ایمانی ان لوگوں میں ہوتی تو وحی یحمدک اللہ و یمشی الیک اور یحمدک اللہ من عرشہ کو پڑھ کر رہ جاتے اور دلوں میں خوب غور کر لیتے کہ ایسا کلام انسانی افترا نہیں ہو سکتا اور ایک مفتری کاذب بے ایمان بے بضاعت کبھی جرأت نہیں کر سکتا کہ دعوی کرے کہ اللہ تعالے مجھے یوں فرماتا ہے کہ اپنے عرش سے تیری حمد کرتا ہوں - اور میں تیری حمد کرتا اور تیری طرف چل کر آتا ہوں - ایک متعمد مفتری کذاب کی زبان جل جائے جو ایسا کلمہ منہ سے نکالے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دعوے کرتے ہیں کہ میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس وحی کو میں اسی یقین اور ایمان اور دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کلام مانتا ہوں جیسے کہ قرآن کریم کی وحی پر یقین اور ایمان رکھتا ہوں کہ وہ منجانب اللہ ہے اور جیسا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر قرآن کی وحی کو منجانب اللہ نہ مانوں تو بے ایمان اور کافر ہو جاؤنگا ویسا ہی کامل یقین رکھتا ہوں کہ اگر اپنی اس وحی اور اسکی مثل کو منجانب اللہ نہ مانوں تو بے ایمان اور کافر ٹھیرونگا۔ اللہ اللہ! کیا ممکن ہے کہ اپنی حالت اور واقعی حالت کی نسبت احساس اور شعور رکھنے والا یوں دعوی کرے کہ فلاں کلام اسپر خدا کیطرف سے اترا ہے حالانکہ وہ اسکا اپنا جوڑ توڑ ہو۔

افسوس بغض اور حسد نے ان لوگوں کے ایمان اور فہم کو تاریک کر دیا ہے اور اب توقع نہیں کہ پہلی تکذیب انہیں راہ پر آ جانے کا موقع دے - سب سے پہلے غور کے قابل اور بڑی آسان بات یہ تھی کہ دیکھ لیتے کہ یہ وحی جسپر اعتراض کر رہے ہیں اس براہین احمدیہ کے میں درج ہے جسکا ریویو کئی سال ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے کیا تھا - اور بڑے زور شور سے ان تمام پاک وحیوں کیطرف سے ان دشمنوں کے منہ بند کئے تھے جو لدھیانہ اور دیگر بلاد سے بطور تصدیق جمع ہیں کہ اسی ریویو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان پاک کا تبریہ ہر قسم کے چرک اور لوث سے کیا تھا مولوی محمد حسین ابتک شحنہ ہند اور اس - و گجراتی کا ممدوح اور مکرم ہے - کیسی سیدھی بات تھی کہ مولوی بٹالوی کیطرف رجوع لاتے اور اس وحی الہٰی کی کیفیت ان سے پوچھتے - امید قوی تھی اور ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی انکی تسلی اور تسکین کر دیتے اور ناحق ناروا جلد بازی سے یہ برے دن انہیں دیکھنے نہ پڑتے - اسلئے کہ یہ ممکن نہیں کہ مولوی صاحب موصوف اپنے مسلم علم و فضل پر یہ دھبا لگانا گوارا کریں کہ ریویو کے وقت وہ اتنی عربی نہیں جانتے تھے کہ اس وحی (یحمدک اللہ من عرشہ) کی حقیقت سمجھ سکتے اگرچہ مولوی بٹالوی اسوقت سخت انکار پر کھڑے ہیں مگر یہ تو وہ ہرگز نہ مانیں گے کہ ان وحیوں پر نظر کرنے کے وقت اس امر کے منکر تھے کہ عربی میں حمد کا لفظ کسی مخلوق کیطرف بھی منسوب ہوتا ہے - بہتر ہے کہ شحنہ ہند ان سے سوال کرے اور انکے جواب کو شایع کر دے - اس ماجرا اور اس سے بڑھ کر اور بھی خدائے علیم کا کلام ہے جو وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا - موقعہ ہے کہ کسی قدر یہاں لکھا جائے اسلئے کہ خدا ترس دل ڈر جائیں اور یقین کریں کہ بجز صادق منجانب اللہ انسان کے کسی کا دل گردہ نہیں ہوتا کہ ایسا دعوی کرے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو اسپر اترا ہے اور وہ یہ ہے اصحاب الصفہ - وما ادراک ما اصحاب الصفہ - تری اعینھم تفیض من الدمع ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان و داعیا الی اللہ اس میں دعوے ہے کہ ایک جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور آپ داعی الی اللہ اور سراج منیر ہیں - اور - یا احمد بارک اللہ فیک الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباؤھم ولتستبین سبیل المجرمین - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اس میں کتنا بڑا دعوے ہے کہ خدا شناس خدا ترس کی گردن جھک جاتی ہے اس میں اپنے تئیں مثل الرسول اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا کہا ہے - یہ وحی بھی براہین احمدیہ میں درج ہے اور مولوی صاحب بٹالوی اسے اسوقت بڑی غور سے خدا کا کلام مان چکے ہوئے ہیں - اور قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنی اتباع کو خدا کے محبوب بننے کا ذریعہ ٹھیرایا ہے بڑی جلیل الشان وحی ہے اور - تحریک ہملی - یریدون ان یطفؤا نور اللہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اس میں خداوند کریم اپنے بندے مسیح موعود کو فرماتا ہے کہ ہم تیری حمد کرتے اور تجھپر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور اپنے تئیں نور اللہ کہا ہے - اور یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک - انک باعیننا - یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ - یا احمدی انت مرادی ومعی - غرست کرامتک بیدی - یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی - انی جاعلک للناس اماما - انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی - الارض والسماء معک کما ھو معی - سرک سری - انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی فحان ان تعان و تعرف بین الناس یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ - سلام علیک جعلت مبارکاً - وانی فضلتک علی العالمین - یا عبد القادر انی معک وانک الیوم لدینا مکین امین - ان علیک رحمتی فی الدنیا والدین - وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین - نفخت فیک من لدنی روح الصدق والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی یحمدک اللہ و یمشی الیک خلق آدم ..

غرض اس طرح کا عظیم الشان کلام ہے جو سالہا سال سے حضرت مسیح موعود پر اترتا ہے اور انکے ظہور سے پہلے اسے مان چکے تھے مگر آج شتاب نے ان لوگوں کو مسیح کی نوک پر آ تھہرایا انکی جرأت دلائی ہے اور جا تھے ہیں کہ پہلے مکذبین کی روحوں کو تازہ کریں اور ان سے ایک قدم بھی پیچھے نہ رہ جائیں - اور اسی استعجال اور استکبار سے وہی پھل پائیں جو انکے اسلاف نے پایا - کاش میاں احمد حسن اڈیٹر شحنہ ہند نزدیک کی چند باتوں پر غور کرے کہ کس کس نے خدا کے مسیح کے مقابل شوخی کی اور کیا مزا چکھا - علیگڈھ کے مولوی اسمٰعیل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت خدا سے دعا کر کے فیصلہ چاہا کہ جو دونوں میں کاذب ہے وہ پہلے ہلاک ہو - اب زمین کی پیٹھ پر پھرا کرے کہ ڈھونڈو وہ فاعاقبت المستعجل کہاں ہے - پھر مولوی غلام دستگیر قصوری تھی جو اول الکفرین تھا اور دشمنی کی تیز زہر سے اسکی شریانیں بھری ہوئی تھیں یہی فیصلہ خدا تعالیٰ سے مانگا - اب تلاش کرو وہ کہاں ہے اگر ان مکذبوں کی موت شحنہ ہند کے نزدیک عبرت انگیز اور تاثیر بخش نہیں تو آسان فیصلہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اتنا شایع کر دے کہ وہ ان وحیوں کو جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خداوند ذوالجلال کی منہ کی باتیں کہتے ہیں افترا اور شیطانی کلام اعتقاد کرتا ہے اور دعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ راستباز سے پہلے مر جاوے - تب وہ یقیناً دیکھے گا۔ وہ غیور خدا جسکا یہ کلام ہے اسکے ساتھ وہی معاملہ کریگا جو وہ حق کے سیاہ دل مکذبوں سے کیا کرتا ہے وہ یقیناً رب عرش کے بطش شدید سے ہرگز مخلصی نہ پائیگا لیکن یہ قصر صاف اور سیدھی راہ فیصلہ کی ہے اگر روح میں طاقت اور اپنے باطل پیرایہ اعتقاد ہے تو اس قسم کی اشاعت میں توقف کرنا درست نہ ہوگا۔

یہ امر تو طے ہوا - اب رہا آپکے مجدد السنہ مشرقیہ ہونیکا دعوی - اسکے فیصلہ کا طریق یہ ہے کہ پندرہ مولوی جنکے اسماء درج کئے جاتے ہیں - اپنے اپنے دستخطوں کے ساتھ عہد نامہ شایع کریں کہ وہ آپکو عربی زبان دانی کے لحاظ سے اپنا وکیل اور قائمقام تسلیم کرتے اور آپکی ذلت و عزت کو مقابلہ میں اپنی ذلت و عزت مانتے ہیں پھر ایک مقام تجویز ہو اور اسی شخص کا تجویز کردہ مقام منظور ہو جو فریق ثانی کے ہر قسم کے اخراجات کے بار کا متحمل و متکفل ہو اور اس مقام میں قرآن کریم کے کسی حصہ کی تفسیر ایک دوسرے کے بالمقابل بیٹھ کر نہایت درجہ

کی فصیح و بلیغ عربی زبان لکھی جائے جو اپنے جلال اور شوکت سے فارق ٹھہر جائے حق اور باطل میں۔ ہم سو آدمی جنکے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اقرار کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے ہمارے وکیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہونگے اور انکی فتح و شکست ہماری فتح و شکست ہوگی۔ ہم ان مولویوں پر یہ جبر نہیں کرتے کہ وہ فیصلہ کے بعد خدا کے مسیح کے منقاد ہو جائیں اسلئے کہ انقیاد اور شرح صدر خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے اُسکا وارث بنائے سارا جہان خدا تعالیٰ کی حکومت کے زیر حکومت ہے اور اسکی غیرت کبھی تقاضا نہیں کر سکتی کہ مفتری اور صادق دونوں یکسان اسکی مملکت میں گردن دعویٰ بلند کریں امید ہے کہ اس طریق سے جلد اور آسان فیصلہ ہو جائے گا۔ علاوہ برآن آپکا بڑا کام اور نام ہو جائے گا۔ اور آپ ان سب مولویوں اور صوفیوں کی طرف سے انکے اس بھاری قرضہ کے ادا کرنے والے ہونگے جو انکے ذمہ ابتک واجب الادا چلا آتا ہے خصوصاً پیر مہر علیشاہ گولڑوی تو آپکے لئے جا بجا کھینچیں گے اور اپنے مریدوں سے ایک بھاری رقم چندہ وصول کرکے آپکو تحفہ دینگے اسلئے کہ اعجاز المسیح کے وجود نے ان کی اور انکے حامیوں کے خصوصاً عصائے موسیٰ مصنف اور اسکے [illegible] کی تو ناک کاٹی ہوئی ہے اور وہ چلا رہے ہیں کہ کوئی [illegible] میدان نکلے جو عربی زباندانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ کرکے انکی پیٹھ پر سے خاک مذلت کو صاف کرے ان لوگوں کی بدقسمتی ہے کہ محمد حسین بٹالوی جو اس آدم کا پہلا منکر ہوا اور اسکے جنت سے نکالنے میں جان توڑ کر لڑا وہ بھی ابتک عربی زبان جاننے کا کوئی نمونہ پبلک میں پیش نہ کر سکا۔ ایک شخص محمد حسن ساکن بھین سنا ہے اعجاز المسیح کے مقابلہ کے لئے اٹھا تھا وہ بھی اچانک عین ۳۲ برس کی عمر میں بہت سی حسرتیں دل میں لیکر اپنے مناسب حال ٹھکانے میں جا پہونچا۔ اب اسوقت آپ اسلئے مشرقیہ میں تبحر بلکہ تجدید کا ڈنکا بجا رہے ہیں سخت بزدلی اور نامردی ہوگی جو آپ نے اپنی قوم کے داغ مٹانے کی فکر اور کوشش نہکی۔ اب ہم ان نامی مولویوں کے نام لکھتے ہیں۔ جو آپکو اپنا وکیل ٹھہرائیں گے

(۱) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (۲) مولوی محمد بشیر صاحب بھوپال (۳) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (۴) مولوی محمد ابراہیم صاحب آگرہ (۵) مولوی محمد علی صاحب کانپور (۶) مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء۔ دہلی (۷) مولوی نذیر حسین صاحب دہلی (۸) مولوی حمید اللہ صاحب میرٹھ ۔ (۹-۱۰) مولوی پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑہ (۱۱) مولوی اصغر علی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ (۱۲) مولوی عبداللہ ٹونکی پروفیسر لاہور۔ (۱۳) قاضی ظفر الدین صاحب پروفیسر لاہور۔ (۱۴) صاحبزادہ خلیل الرحمان سجادہ نشین سرساوہ (۱۵) مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسر

یاد رہے کہ دعویٰ اور نرا دعویٰ فضول گوئی اور [illegible] ورآئی سے زیادہ نہیں ہوتا سب سے بڑی اور پختہ دلیل کسی مدعی کے دعویٰ کے اثبات اور تصدیق میں خدا تعالیٰ کی تائید اور آسمانی نصرت ہے اس مقابلہ میں ہمارا اور آپکا مقدمہ آسمان پر دائر ہو جائے گا اور ایک عالم دیکھیگا کہ ڈگری کس کے حق میں ہوتی ہے۔

آخر میں ہم اپنی جماعت کے ان بزرگوں کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو اس مقابلہ میں حضرت جری اللہ علیہ السلام کو اپنا وکیل تسلیم کرتے ہیں۔

(۱) جناب مولوی حافظ حکیم نور الدین صاحب بھیروی۔ (۲) عاجز عبدالکریم سیالکوٹی (۳) مولوی سید محمد حسن صاحب امروہی (۴) مولوی برہان الدین صاحب جہلمی (۵) مولوی فضل الدین صاحب خوشابی (۶) مولوی شیر محمد صاحب ساکن ہوجن (۷) مولوی شیخ عبدالحی صاحب عرب (۸) مولوی غلام حسن صاحب پشاوری (۹) مولوی قاضی سید امیر حسین صاحب بھیروی (۱۰) مولوی محمد اکرم صاحب کملانہ ضلع گجرات (۱۱) مولوی محمد افضل صاحب کملانہ ضلع گجرات۔ (۱۲) مولوی جیبیب شاہ صاحب خوشابی (۱۳) مولوی حاجی حافظ حکیم فضل الدین صاحب بھیروی (۱۴) مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جموں۔ (۱۵) مولوی حکیم محمد زمان صاحب مالیر کوٹلہ (۱۶) مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (۱۷) مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی (۱۸) مولوی عبدالرحمان صاحب کشمیری (۱۹) مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی (۲۰) مولوی جمال الدین صاحب سیدوالہ (۲۱) مولوی خان ملک صاحب کھیوالی (۲۲) مولوی عبدالرحمان صاحب کھیوالی (۲۳) مولوی فتح محمد صاحب (۲۴) مولوی عبدالقادر صاحب لودھانوی (۲۵) مولوی خلیفہ نور الدین صاحب جموں (۲۶) مولوی مرزا خدا بخش صاحب ابوالعطا مصنف عسل مصفےٰ (۲۷) مولوی نواب خان صاحب ثاقب رئیس مالیر کوٹلہ (۲۸) مولوی سید سرور شاہ صاحب کشمیری مظفر آبادی (۲۹) مولوی عنایت حسین صاحب مراد آبادی (۳۰) مولوی عرفان صاحب ہزارہ (۳۱) مولوی [illegible] صاحب دیگران (۳۲) مولوی محمد یعقوب صاحب (۳۳) مولوی محمد یامین صاحب ہزارہ (۳۴) مولوی عبدالستار خان صاحب خوست نوح کابل (۳۵) مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی (۳۶) مولوی عبدالرحیم صاحب کنگی (۳۷) مولوی عبدالرحیم ہلسوی (۳۸) حافظ مولوی محمد اللہ خان صاحب تالپیہری (۳۹) مولوی حافظ محمد حسین صاحب ڈنگوی (۴۰) مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور آسام (۴۱) مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی (۴۲) مولوی صاحبزادہ سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سرساوی۔ (۴۳) مولوی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی (فاضل عبرانی) (۴۴) مولوی حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس مولوی فاضل

(۴۵) مولوی عبدالرحیم صاحب قادیانی (۴۶) مولوی قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی (۴۷) مولوی میر ناصر نواب صاحب نبیرہ خواجہ میر درد دہلوی (۴۸) مولوی سید محمد سعید طرابلسی شامی مؤلف ایقاظ الناس (۴۹) مولوی شہاب الدین صاحب خراسانی (۵۰) مولوی محمد اسماعیل صاحب امرتسری (۵۱) مولوی صوفی عبدالرحیم صاحب مالیر کوٹلی (۵۲) مولوی خدائے نذر صاحب خوست (خراسان) (۵۳) مولوی محمد یوسف صاحب سنوری (۵۴) مولوی غلام نقشبند کابلی (۵۵) مولوی عبدالستار صاحب قصوری (۵۶) مولوی احمد الدین صاحب چک باسریان (۵۷) مولوی نبی عدن (۵۸) مولوی غلام علی صاحب رہتاسی (۵۹) مولوی یار محمد صاحب لاہوری (۶۰) مولوی نظام الدین صاحب رنگپوری (۶۱) مولوی صاحبزادہ افتخار احمد صاحب خلف مولوی احمد جان صاحب لودھانوی (۶۲) مولوی عبداللہ صاحب کھرل وال (۶۳) مولوی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالہ (۶۴) مولوی فضل الدین صاحب کھاریان (۶۵) مولوی حافظ احمد الدین ڈنگوی (۶۶) مولوی کرم الدین صاحب پالوپاتولہ گجرات (۶۷) مولوی قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹی (۶۸) مولوی سلطان حامد صاحب پنڈی بخش (۶۹) مولوی گلاب الدین رہتاسی (۷۰) مولوی جمال الدین سیکھوانی (۷۱) مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل (۷۲) مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ایل ایل بی وکیل (۷۳) خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے۔ایل ایل بی وکیل (۷۴) خواجہ جمال الدین صاحب بی اے جموں۔ (۷۵) مولوی شیر علی صاحب بی اے قادیان (۷۶) راجہ خیر محمد خان بی۔اے۔جموں (۷۷) چوہدری غلام احمد بی۔اے سگلگشٹ (۷۸) بابو غلام محمد صاحب بی۔اے سیالکوٹ (۷۹) چوہدری محمد اسماعیل بی اے ضلع سیالکوٹ (۸۰) مولوی خدا بخش بی اے ڈیرہ غازیخان (۸۱) مرزا فضل بیگ صاحب عدالت قصور (۸۲) سیٹھ عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا ساکن کمپنی مدراس (۸۳) شیخ رحمت اللہ مالک بمبئی ہوس لاہور (۸۴) خلیفہ رجب دین تاجر لاہور (۸۵) قاضی خواجہ علی ٹھیکہ دار لودہانہ (۸۶) میاں نبی بخش تاجر امرتسر (۸۷) سیٹھ اسماعیل آدم بمبئی (۸۸) شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان (۸۹) مولوی صادق علی ایڈیٹر رتا وہ بنیم (۹۰) شیخ احمد حسین رفاہ عام پریس لاہور (۹۱) نواب خانصاحب تحصیلدار جہلم (۹۲) سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۳) چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس (۹۴) شیخ غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۵) شیخ محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس (۹۶) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ بی۔اے۔ایل ایل ایم ایس

مسئلہ جہاد پر ایک فرانسیسی عالم کا مضمون

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۵ جلد ۶

حضرت موسٰی (علیہ السلام) عبرانیون کو بت پرستی سے نہایت تاکید کے ساتھ منع کرتے تھے اور دنیا کی دیگر اقوام سے اپنی امت کو الگ تہلگ رکھنا چاہتے تھے اور تاریخ سے بھی یہی ثابت ہوتی ہی کہ انہون نے اس مطلب کے حاصل کرنے مین غایت درجہ کی کوشش کی یہی سبب ہے کہ یہودیوں کی قوم آج تک دنیا کی دیگر قومون سے بالکل الگ تہلگ ہے، اگر یہ بات محض غلط ہے کہ شریعت موسوی نے بت پرستون کے مال لوٹنے کو جائز رکہا ہے تاہم اس مین تو ذرا بھی شبہ نہین ہے کہ غیر قومون کے جو لوگ فلسطین مین آباد تھے وہ تمدنی اور ملکی حقوق سے محروم کردئیے گئے تھے اور عبرانیون کے نزدیک نہ وہ مدعی ہونیکی قابلیت رکہتے تھے۔ نہ مدعا علیہ ہونیکی۔ اس شریعت کا یہ حکم تہا اگر کوئی یہودی غیر قوم کے کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے معقول رقم سود کی ٹھہرائے مگر جب غیر قوم کا کوئی آدمی کسی یہودی کو قرض دے تو اس کو سود لینے کا کوئی حق نہیں ہے +

مذکورہ بالا بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عبرانیون کی شریعت مین غیر قومون کے ساتہہ فیاضانہ برتاؤ کرنے کا حکم نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے ایسے احکام شدومد کے ساتھ بیان کئے گئے ہین جن سے تعصب اور جنبہ داری کی بو آتی ہے۔ اس شریعت نے غیر قوم کے آدمیون کو صرف وہی قدرتی حقوق عطا کئے ہین جو ہر انسان کو انسان ہونے کے لحاظ سے حاصل ہین +

میدیا اور قدیم فارس کے باشندون کے قوانین بیان کرنیکی اس موقع پر بالکل حاجت نہین ہے کیونکہ خود کتاب اوستا مین ایسے قوانین منفصل بیان نہین ہوئے ہین جس سے غیر قومون کے ساتہہ وہ کوئی تعلق قائم کرسکتے۔ اگرچہ ان قوانین کی رو سے انسانون کے مختلف درجے اور مرتبے قرار دئے گئے ہین مگر درحقیقت وہ سب بکریون کے ایک گلہ کی مانند ہین جن مین چرواہے کو اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرنیکا پورا اختیار ہے اس کے علاوہ انسانیت اور اخلاق کا ان قوانین مین مطلق لحاظ نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک لڑکی اور اس کے باپ مین اور بہائی اور اس کی بہن مین زناشوئی کا تعلق ہوسکتا ہے غیر قومون اور غیر مذہب والون کو رائے اور مذہب کی آزادی مطلق نہیں دی گئی ہے اور ایسے فیاضانہ طریقون کا ان قوانین مین نام ونشان بھی نہین ہے۔

جن لوگون نے قدیم مصر کے قوانین کا مطالعہ کیا ہے ان کو یہ بات صاف طور پر معلوم ہوگئی ہے کہ عبرانیون کی نسبت ان کا سلوک غیر قومون کے ساتہہ زیادہ سخت تہا کیونکہ مصریون کے قوانین کے مطابق کاہنون اور تلوار باندھنے والون کے سوا کسی کو بھی ملکی حقوق نہین دیئے گئے۔ صنعت و حرفت یا زراعت کا پیشہ کرنیوالے ملکی حقوق کے علاوہ تمدنی حقوق سے بھی محروم کئے گئے ہین یہان تک کہ وہ اپنی حاصل کی ہوئی جائداد پر بھی مالکانہ طور پر قبضہ نہین کرسکتے تھے جب مصریون کے قانون مین خود مصریون کے ساتہہ کوئی رعایت نہیں کی گئی ہے تو غیر قوم کے آدمی ان سے رعایت اور مروت کی کیا توقع رکہہ سکتے تھے۔ اجنبی ملکون کے باشندون سے مصریون کو یہان تک نفرت تہی کہ بہت قدیم بادشاہون کے زمانہ مین کسی شخص کو مصر مین آنیکی اجازت نہین تہی اور یہ سمجہا جاتا تہا کہ مصر کی پاک زمین اجنبی لوگون کے قدمون کے چھونے سے ناپاک ہوتی ہے اس حکم سے مقصد یہ تہا کہ نہ مصر کا کوئی باشندہ مصر سے باہر جاسکے نہ کوئی غیر ملک کا باشندہ مصر مین قدم رکھ سکے نامور مورخ ہیرو ڈوٹس نے لکہا ہے کہ مصر مین اجنبی ملکون کے باشندون کو داخل ہونیکی بالکل ممانعت تہی اب تھوڑے ہی دنون سے ان کو اس ملک مین آنیکی اجازت دی گئی ہے یہ مورخ پانچوین صدی قبل مسیح مین موجود تہا۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہین کہ مصر مین غیر ملکون کے باشندون کو داخل ہونیکی اجازت تقریبًا (۲۴۰۰) سال سے دی گئی ہے۔ اس مورخ نے آخر مین یہ بھی لکہا ہے کہ مین نے جو بیان کیا ہے کہ اجنبی لوگون کو مصر مین داخل ہونیکی اجازت دی گئی ہے اس سے یہ ہرگز نہ سمجہنا چاہیئے کہ وہ اس ملک مین جہان چاہین جاسکتے ہین اور جہان چاہین ٹھہر سکتے ہین۔ حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں ہے تمام ملک مصر مین صرف ایک شہر نوقراطیس ہے جہان غیر ملکون کے باشندون کو داخل ہونیکی اجازت ہے اور پس اس کے علاوہ کسی مصری کو اس بات کی بھی اجازت نہ تھی کہ وہ کسی یونانی یا عبرانی کے ساتہہ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کہائے۔ کیونکہ یہ بات ان کے نزدیک نہایت ننگ و عار تھی مذکورہ بالا بیانات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی ہوگی کہ غیر فیاضانہ برتاؤ کرنا مصریون کے تمدنی قانون کا ایک ضروری عنصر تہا اور یہ برتاؤ اجنبیون ہی کے ساتہہ محدود نہ تہا بلکہ اہل شمشیر و اہل مذہب کے سوا باقی تمام مصری بھی اسی قانون کی ذیل مین داخل تھے +

ہندوستان مین غیر قومون کے ساتہہ جو برتاؤ کیا جاتا تہا اس سے زیادہ بدتر کوئی برتاؤ نہیں ہوسکتا اور اجنبی لوگون پر اس ملک مین جو ظلم وستم کیا جاتا تہا اس کے بیان کرنے کے لئے الفاظ مین بالکل طاقت نہین ہے چنانچہ شودر جو درحقیقت اُسی ملک کے اصلی باشندے تھے مگر آریا نسل سے نہ تھے انکو آریا ایک ایسی ناپاک مخلوق تصور کرتے تھے کہ جسکو دنیا مین زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تہا ان کو ملکی اور تمدنی حقوق سے محروم کردیا گیا تہا اور ان کو وہ اسی طرح نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے جسطرح مڈل ایجز (قرون متوسطہ) مین ان لوگون کو دیکھا جاتا تہا جو برص یا جذام مین مبتلا ہوتے تھے موسیو ازلباش نے لکہا ہے کہ بودھ مذہب نے شودرون کے دل مین یہ عقیدہ پیدا کردیا تہا کہ دنیا مین اُن سے بھی کمتر اور ادنیٰ درجہ کے لوگ موجود ہین اور اس سے غیر ملک کے باشندے مراد لئے گئے تھے اس تعلیم سے غرض یہ تھی کہ شودر اپنی حالت پر قانع رہین مذکورہ بالا بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان والون کے مذہب مین فیاضانہ طریقے نام ونشان کو نہ تھے بلکہ وہ غیر قوموں کے ساتہہ جو برتاؤ کرتے تھے وہ نہایت بیہودہ اور قابل نفرت تہا۔

یونانیون نے اجنبی ملکون کے باشندون کے ساتھ تعصب کا دو طریقے سے ثبوت دیا ایک تو وہ طریقہ تہا جو اسپارٹا کے مقنن لیکورجس نے وضع کیا تہا جو ایتھنز کے مقنن سولن نے قرار دیا تہا مصر کی طرح اسپارٹا مین بھی اجنبی لوگون کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تہا خود اسپارٹا کے باشندون کو اسپارٹا کے سواحل پر بھی قیام کرنیکی اجازت نہایت مشکلون سے دیجاتی تہی اور وہ بھی کبھی کبھی جب اجنبی شخص کو کسی ساحل پر ٹھہرنے کی اجازت دی جاتی تہی وہ ہمیشہ اس خطرہ مین رہتا تہا کہ اسپارٹا والے جب چاہین ان کو نکال سکتے ہین اسپارٹا کے باشندون کو جو ملکی اور تمدنی حقوق حاصل تھے وہ اجنبی لوگون کو ہرگز نہیں دئے جاتے تھے کسی اجنبی کو یہ حق حاصل نہیں تہا +

(باقی آئندہ)

یادرفتگان

(نمبر ۳)

تیسرا نشان — مہرعلیشاہ گولڑوی کی دعوت تفسیر نویسی میں ناکام و نامراد رہنے سے حضرت حجتہ اللہ علی الارض کے وہ نشان پورے ہوئے جنکا ذکر ہم پہلی نمبر میں کر آئے ہیں۔ مگر مہرعلیشاہ کی نامردی نے ایک اور نشان بھی پورا کیا جو **ایک عزت کا خطاب** ہے چنانچہ **اعجاز المسیح** کے نکلنے پر آپ کا صدق آفتاب کیطرح چمک اٹھا اور یوں یہ الہام پورا ہوا۔

چوتھا نشان — اسی نشان کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو درمنثور۔ تفسیر ابن کثیر۔ اور فتح الباری وغیرہ کتابوں میں لکھی ہے **تجمع لہ الصلواۃ** یعنی مسیح موعود کو کے لئے نماز جمع کیجاویگی۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کو بیماری اور تفسیر نویسی میں مصروفیت کیوجہ سے ان نمازوں کو جو جمع ہو سکتی ہیں جمع کرنا پڑا۔ اور اس طرح پر یہ پیشگوئی پوری ہو کر مخالفوں پر حجت ٹھیری۔

پانچوان نشان — **انی مھین من اراد اھانتک** کا نشان ہمیشہ نئی شان اور نئے رنگ میں پورا ہوتا رہتا ہے اس سال شحنہ ہند کے حصہ میں آیا چنانچہ ۸ فروری ۱۹۰۱ء کے شحنہ میں حضرت اقدس حجتہ اللہ کے اس شعر سے

چون زمن آید ثنا سرور عالی تبار

پر ناوان وکاذب مدعی مجددالسنہ نے اعتراض کیا کہ **ثنا** کا لفظ بجز اللہ تعالے کے اور کسی کے لئے نہیں آتا۔ اور اس اعتراض کے ذریعہ اس کی مجددیت کی پردہ دری ہوگئی۔ کہ اس نے **کریما** تک بھی نہیں پڑہی ورنہ

زبان تا بود در دہان جایگیر + ثنائے محمد بود دل پذیر

اسے ضرور یاد ہوتا۔ اس طرح پر اس کی مجددی شاعری اور فارسی دانی ساری کرکری ہو کر الہام **انی مھین من اراد اھانتک** پورا ہوگیا۔

چھٹا نشان — چھٹا نشان **خراب المجالس** کا ہے۔ یعنی ہمارے مخالفوں نے جو دیوار چھوٹی مسجد کو جانے والے راستہ میں بنادی تھی اور ایک سال سے زیادہ عرصہ سے اس کا مقدمہ دائر تھا۔ آخر وہ اپنی رفتار دبطؤ پر چلتے چلتے جیسا کہ قبل از وقت خدا تعالیٰ کی وحی ہو چکی تھی۔ ۲۰ راگست ۱۹۰۱ء کو خود ان لوگوں ہی کو گرانی پڑی جنہوں نے کھڑی کی تھی۔ اس کے لئے مفصل دیکھو الحکم مورخہ ۲۴ راگست ۱۹۰۱ء۔

ساتواں نشان — شحنہ ہند کی دوسری ذلت جو اس نے ۱۶ مارچ ۱۹۰۱ء کے ضمیمہ میں **لسان** کے مونث ہونے پر اعتراض کیا اور اسے دکھا دیا گیا کہ لغت عرب میں **لسان** کے مونث ہونے کی سند موجود ہے۔ اس طرح اس کی مجددیت کی پردہ دری کی گئی جو مفصل الحکم نمبر ۱۱ میں درج ہے یہ بھی ایک نشان تھا جو **انی مھین من اراد اھانتک** کے رنگ میں پورا ہوا

آٹھواں اور نواں نشان — حضرت صاحبزادہ مبارک احمد کا احیا۔ صاحبزادہ صاحب سخت بیمار ہو گئے تھے اور غش پر غش آجانے سے بہت ہی کمزور ہو گئے یہانتک کہ ایک مرتبہ زندگی کا کوئی نشان موجود نہ تھا **انا للہ و انا الیہ راجعون** پڑھ دیا گیا۔ لیکن آخر حضرت امام موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی دعا سے یہ مردہ **زندہ ہوگیا** اور ایسا ہی قاضی یوسف علی نعمانی اپنی مرض الموت سے ایسے وقت میں جبکہ . . ان کی زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تھی حضرت اقدس کی دعا سے بچ گئے۔ اور بہت سے نشان آپ کی تائید میں ظاہر ہوئے جو مختلف اوقات میں الحکم میں شایع ہوتے رہے یہاں ہم مفصل بحث نہیں کر سکتے۔

تصنیفات و تالیفات

حضرت حجتہ اللہ علی الارض مسیح موعود کی پہلی تصنیف اسی سال میں **اعجاز المسیح** شایع ہوئی۔ اور تحفہ **گولڑویہ۔ تریاق القلوب۔ لجتہ النور خطبہ الہامیہ** سال کے آخیر حصہ تک برابر چھپتی رہے اور بہت جلد یہ کتابیں قریباً سب کی سب شایع ہونے والی ہیں۔

اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دوسرے اہل قلم کی طرف سے بھی کئی کتابیں شایع ہوئیں۔ چنانچہ پیر مہرشاہ گولڑوی کی کتاب شمس الہدایتہ کا جواب حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طرف سے بنام شمس **بازغہ** شایع ہوا جسکا جواب آجتک نہیں ہو سکا۔

اور جناب مرزا خدابخش صاحب ابوالعطا کی طرف سے ایک ضخیم کتاب آٹھ سو سے زاید صفحوں کی بنام **عسل مصفٰے** شایع ہوئی۔

قرآن کریم کی خدمت کے لئے ایڈیٹر الحکم نے تفسیر القرآن کا پہلا پارہ شایع کیا حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے دو خط اور رسالہ مسلمانوں کا خدا اور اس کے **حضور** دعا اور آسمانی فیصلہ دوبارہ طبع ہو کر شایع ہوئے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کیطرف سے ایک جدید اور عجیب قاعدہ **یسرنا القرآن** نام طیار کیا گیا۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت نے قرآن شریف کا ترجمہ لکھنا شروع کیا اور عربی تفسیر بھی

مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے الہی بخش اینڈ کو کی کتاب **عصاء موسے** کا جواب بنام آیات الرحمن لکھنا شروع کیا۔

غرض یہ صیغہ اپنے رنگ میں پچھلے تمام سالوں سے بڑھا ہوا ہے

اللھم زد فزد

اشتہارات

اس سال میں بھی بفضلہ تعالے یہ صیغہ خوب ترقی پر رہا۔ چنانچہ اس سال میں قریباً دس ہزار کے مختلف اشتہارات سلسلہ عالیہ کی تبلیغ اور تائید کے لئے اللہ تعالے کی نصرتوں اور خدا نماؤں کے اظہار کی خاطر شایع کئے گئے۔

خطوط

خط و کتابت کا سلسلہ بہت بڑا سلسلہ ہے اور اس سے بہت لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ سلسلہ **دو حصوں** میں منقسم ہے ایک تو وہ خطوط ہیں جو براہ راست حضرت حجتہ اللہ یا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام آتے ہیں۔ اور دوسرے وہ خطوط ہیں جو حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب یا دوسرے لوگوں کے نام آتے ہیں۔ ان خطوط سے ہماری مراد وہ خطوط ہیں جو حضرت اقدس کے متعلق آتے ہیں حضرت اقدس کے خطوط کا جواب خدا تعالے کی خاص تائید سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب برابر دیتے ہیں۔

وہ خطوط جو باہر سے حضرت اقدس اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام سے آئے ان کی روزانہ اوسط تیس ۳۰ تک ہے اس اندازہ سے سال تمام میں قریباً **بارہ ہزار** خطوط آئے۔

اور ان خطوط کی اوسط روزانہ جو حضرت مولوی نورالدین

صاحب یا دیگر لوگوں کے نام بغرض استفسار حالات حضرت اقدس آئے ۱۵ ہے یا سالانہ ۵۴۷۵ گویا ساڑھے پانچہزار کل تعداد قریباً اٹھارہ ہزار۔ اور اسیقدر خطوط لکھی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسقدر لوگوں میں بذریعہ خطوط اس پاک سلسلہ کی تبلیغ پہونچی ہے۔

مہمانوں کی آمد و رفت

یہ سلسلہ بھی اس سال ترقی پر رہا۔ روزانہ اوسط حضرت اقدس کے دسترخوان پر کھانے والون کی اسّی کے قریب رہی ہے اس لحاظ سے سال بہر میں آنے والون کی تعداد مجموعی کسی صورت مین بیس ہزار سے کم نہیں ہے۔ (باقی آئندہ)

بدگہر از خطا خطا نکند

پیسہ اخبار کی یہ شرمناک پولیسی کہ وہ خواہ نخواہ حضرت حجتہ اللہ علی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کی مخالفت کرتا ہے۔ حقیقت مین

مہ نورے فشاند و سگ بانگ میزند

کی مصداق ہے۔ چنانچہ اس کا تازہ ثبوت اس کی ۸ رفروری سہ رواں کا پیسہ اخبار ہے جس مین اس نے صفحہ ۲ پر کسی **فضل حق** کا ایک اشتہار غالباً بدون اجرت شایع کیا ہے۔ ہم کو اس پر کوئی اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس نے یہ اعلان کیون شایع کیا؟ مگر ہان ہم یہ ضرور کہتے ہین کہ اس اشتہار کا **عنوان** جو پیسہ اخبار نے **ہر فرعونے راموسے** تجویز کیا ہے یہ ضرور اس کے خبث باطن کی دلیل ہے اور اس **ملایانہ** عناد اور ضد کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اسے حضرت مسیح موعود سے ہے گویا **پیسہ اخبار** کا مسلمان ایڈیٹر اس عنوان مین **فضل حق** کو موسیٰ قرار دیتا ہے حالانکہ نہ فضل حق کا یہ دعوےٰ ہے اور نہ اس کی موسویت کا ثبوت کوئی ثبوت پیسہ اخبار کے پاس ہے۔ پھر **مسلمان** کہلا کر ایسی بیہودہ حرکت کرنا عزّ اللغو معرضون کی شان سے دور ہونا نہیں تو کیا ہے؟

پیسہ اخبار جو اپنی گذشتہ اشاعت مین عیسائیوں کے لاہوری ماہواری رسالہ پر اعلےٰ درجہ کا تعریفی ریمارک کرتا ہے اور یون اپنی اسلامی غیرت کا ثبوت دیتا ہے **اسلام** سے جسقدر واقف ہے ہمین اس کا خوب علم ہے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اس نے نہیں پڑہی ہین۔ پھر یہ کیسی بے حیائی ہے کہ دریدہ دہن ہو کر وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر لکھنے کے لئے قلم اٹھاتا ہے۔ بحالیکہ وہ مسلمان کہلاتا ہے اور قرآن شریف اسے ہدایت کرتا ہے۔ **لا تقف ما لیس لک بہ علم**

پھر خدا تعالےٰ کے ایک مامور و مرسل کو **فرعون** کہنے کی جراًت کرنا ایک **مسلمان** خدا ترس مسلمان عاقبت اندیش مسلمان کی شان سے ضرور بعید ہے گو پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کے نزدیک ایک معمولی بات ہو (ہمین زیادہ تر افسوس اس بات پر ہے کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر جو ہندوؤن سے ربط ضبط بڑہانے کے لئے کانگرس کی تائید بھی ضرورتاً کر دیا کرتا ہے) اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی اس الزام کو دور نہیں کر سکتا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف مضامین شایع کرنے کی تو دلیری کرتا ہے۔ لیکن جب اسکی تردید اس کے پاس بہیجی جاوے تو وہ اسے ہرگز نہیں چہاپتا اور ہمین بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے خود ہم نے اور ہمارے احباب نے پیسہ اخبار کی اس قسم کی بیہودہ گوئیون پر اسے بیدار کرنے والے مضامین لکھی ہین جو اس نے شایع نہیں کئے اور مجبوراً دوسرے اخبارات مین انہین شایع کرانا پڑا ہے حالانکہ ایک آزاد اخبار نویس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ کبھی بھی اپنی رائے کی پاسداری کی پروا نہ کرے۔ جب کہ اس کی کمزوری اور بیہودگی دلایل اور واقعات کے رد سے ثابت کر دیجاوے۔ ہم دیکہیں گے کہ پیسہ اخبار آیندہ کے لئے اس اصول کی کہانتک پیروا کرتا ہے سردست ہم اسے اسلامی ہمدردی کے رو سے سمجہاتے ہین کہ وہ اپنے اس طرز کو بدل دے اور خدا تعالےٰ سے ڈر کر قلم اٹہایا کرے۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود کی ساری تحریرون کو نہ پڑہ لے۔ ان پر نکتہ چینی کرنے کا اسے کوئی حق شرعاً عرفاً۔ اخلاقاً حاصل نہیں ہے۔ اور یا تو وہ اس قسم کے مضامین جو محض دل آزاری کے لئے غلط بیانیون کے سلسلہ مین شایع کئے جاتے ہین شایع نہ کیا کرے اور یا وہ تحریرین بھی ضروری شایع کرے جو ان کی تردید مین اس کو بھیجی جاوین۔

فی الحال ہم اسی پر اکتفا کرتے ہین اور محض خیر خواہی کی بنا پر اسے یہ رائے دیتے ہین ورنہ پیسہ اخبار کو یاد رہے کہ اس کی اس فرعونیت اور تشیع کو توڑنے کے لئے ہم بفضلہ تعالےٰ ہر **ہر فرعونے راموسے** کی مثال عملی رنگ مین اُسے سمجہا دین گے۔

نصیحتے کنمت و بشنو و بہانہ مگیر
کہ ہرچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

رویائے صحیحہ

۱۴ رجنوری کی شب کو سونے سے پہلے دعا کے لئے کچھہ ایسے اسباب پیدا ہو گئے (جن مین سے ایک لاہور مین طاعون کا آجانا بھی تھا) جن کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے توفیق بخشی کہ مین حضور قلب سے اپنے مولا سے دعا مانگون۔ نماز عشاء کے بعد جناب باری مین دعائیں مانگتا ہوا سو گیا۔ دیکھتا ہون کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دولت خانہ کی لپائی کا ارادہ فرمایا ہے اور راج مزدور لپائی کے کام مین مصروف ہین۔ مین بھی ثواب اور شوق کی وجہ سے بجائے ایک مزدور کے ایک کوچی سے دیوارون پر لپائی کرنے لگا مین جب لپائی دیوار پر کر چکا اور غالباً لپائی کا سب کام ہو چکا تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ حضور کا ارادہ اس کام کے عوض مین کچھہ بخشیش کرنیکا ہے۔ معاً حضور قرآن شریف اٹھا لائے اور سورہ **یٰس** کا تیسرا رکوع یعنے **وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ الخ** نکالا مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ حضور نے اس رکوع مبارک کی کونسی دو آیتون کا ترجمہ فرمایا۔ غرض وہ وقت میرے لئے ایک نہایت بیش قیمت اور نوری وقت تہا جبکہ مین حضور کی زبان مبارک سے ترجمہ سنتا تھا۔ کیونکہ وہ ویسا ترجمہ نہ تھا جو عام لوگ کیا کرتے ہین۔ مین اسی حالت مین یہ بھی جانتا تھا کہ یہ قرآن شریف کے ظاہری معنی نہیں بلکہ باطنی

عمرالدین

یعنی روحانی اور خاص معنی ہین۔ جنکا علم حضور ہی کو دیا گیا ہے۔

قبل ترجمہ کے مین یہ بھی بھائیون کو بتانا چاہتا ہون کہ لاہور مین دو روز سے اکثر اوقات ابر رہتا ہے اور بارش کی امید رہتی ہے میرے خواب کی حالت مین بھی ویسا ہی ابر موجود تھا حضور نے آیت شریف پڑھی اور پھر ابر کو دیکھا۔ فرمایا بارش ہوگی اور پھر آیت پر غور کیا۔ پھر فرمایا۔ ہان ۳ روزہ ہوگی پھر دوسری آیت پڑھی پھر فرمایا۔ دیکھو۔ روزے رکھنا بتاکیداً فرمایا کہ روزے ضرور رکھنا اگر نہ رکھوگے تو نقصان کروگے مین نے سمجھا کہ یہ طاعون کے متعلق حضور نے علاج فرمایا ہے۔

بس اس کے بعد حضرت تشریف لے گئے اور خواب کا سلسلہ ختم ہوا۔ اور مین اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ صبح کی نماز کا وقت تھا۔ پس میرا منشا الحکم مین اس کی شاعت کا صرف یہی ہے کہ سب بھائیون کو اس حکم کی اطلاع ہو جاوے۔ اگرچہ میرے خواب کی بنا پر کسی دوسرے شخص پر اس حکم کی پابندی لازم نہ ہو سکتی ہو لیکن مین نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ ہم سب مشرفان بیعت چونکہ ایک ہی دیوار کی اینٹین ہین۔ اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ جو بات کسی ایک بھائی کو ملے وہ حتی المقدور سب کو کم سے کم اس کی اطلاع ضرور کر دے۔

روزہ ایک ایسی مقبول اور خدا کی جناب مین ایک بھاری عبادت ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی پوری لوازمات کے ساتھ ہو۔ یعنی ہر ایک قسم کی بدی آنکھ کی۔ کان کی۔ زبان کی۔ ہاتھ کی۔ غرض جسم کے تمام اعضا جو کسی بدی کے مرتکب ہو سکتے ہین سب سے بکلی روزہ ہو۔ تو پھر اس کی برکات اور بے حد انعامات و ثمرات کے ملنے مین ایک رائی برابر بھی شک نہین۔

بس میری ناقص رائے مین ہر ایک بھائی کو خصوصاً ایسی جگہون مین جہان طاعون موجود ہو (۳) روزے ضرور رکھنے چاہئین۔ اور پھر خصوصیت کے ساتھ جب بارش ہو تو ضرور ہی رکھین کیونکہ اس حکم کی منشا یہی معلوم ہوتی ہے۔

عام طور پر جسم کو سردی سے خوب بچائین تر جگہ پر بود و باش نہ رکھین۔ مکانون کو صاف و ستھرا رکھین چونہ قلعی۔ مٹی وغیرہ سے مکانون کو لپائی کرائین حسب استطاعت۔ لوبان۔ عود۔ اگر کی بتیان مکانون مین ایک وقت سلگا لیا کرین۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائین۔ سب سے بڑھکر یہ کہ رات دن دعاؤن مین مصروف رہین۔ اور مجھ نابکار کو بھی دعاؤن مین شامل رکھین۔ والسلام

عاجز محمد حسین قریشی۔ رفیق الصحت لاہور

حویلی کابلی مل۔ ۱۴ جنوری ۱۹۰۲ء

مخمس از محمد نواب خان صاحب ثاقب احمدی مالیر کوٹلوی جو دسمبر ۱۹۰۱ء کی آخر تاریخ کو ایک بڑی جماعت مین پڑھی

مدرسہ تعلیم الاسلام کے طالبین

برادران! ہمت بلند دے خدا تمہین
وفاق و اتفاق دے محبت و صفا تمہین
صراطِ مستقیم کیطرف ہو رہنما تمہین
ملے خدا سے نورِ عقل و حکمت و ذکا تمہین
بنائے کشتیِ سلامتی کا ناخدا تمہین

نہ محنتون سے جی چراؤ اور نہ کام سے تھکو
بڑے ہی چست و چاق ہو کے زندگی بسر کرو
جو ہو سکے تو ولولون سے کوئی نیک کام لو
دکھاؤ پھر تمیان جہان مین جس سے نیک نام ہو
ملیگا اس طرح خدا سے عزت و علا تمہین

برائیون کی محفلون سے تم الگ ٹلے رہو
بھلائیون کی دوڑ مین ہر ایک سے بڑھے رہو
وہ طاقتین ہون تم مین جس سے علم پر پلے رہو
وہ قوتین ہون دل مین جس سے کام پر جمے رہو
نڈر کھڑا ئے راہِ حق مین وہم اور خطا نہین

بُری نگاہ سے نہ تکتکی لگا ئین بورطو بہ
ہر ایک لمحہ اس خدائے پاک کا ہو دل مین ڈر
بیان ہو آبدار اور دہن مین ہون بھرے گہر
نہ آنے پائے اک بھی لفظ ہرزیان زبان پر
کبھو کسی کو اور کبھو نہ کوئی ناسزا تمہین

بڑون کا صد ہزار جان و دل سے تم کرو ادب
اڑی ہوئی مین اون کے اچھے مشورے کرو طلب
فرو کرو بھڑک اوٹھے جو اُن کی آتش غضب
جو روٹھ جائین وہ منا کے لاؤ انکو سب کے سب
کہ پُرثمر کریگی اونکی پُراثر دعا تمہین

خدا بے انکے سا تہ جنمین جبر اور ثبات ہو
شکوک و وہم سے بری ہر ایک ان کی بات ہے
بے آئے روز عید اونہین تو رات شب برات ہے
بیان مین لطف انکی بات بات مین نبات ہے
ٹپک پڑیگی رال پڑگیا جو کچھ مزا تمہین

وہ متقی جو ہمتون کو ہارتے نہین کبھی
مصیبتون مین جز خدا پکارتے نہین کبھی
کئے بغیر شیخیان بگھارتے نہیں کبھی
وہ حوصلہ سی بڑھکے ڈینگ مارتے نہین کبھی
سنائینگے ہم اونکے وصف اور بھی ذرا تمہین

بنی ہوئی کو ایک دم مین وہ بگاڑتے نہین
سلی ہوئی قبا کو وہم سے وہ پھاڑتے نہین
عدو جو گر پڑا ہے سامنے پچھاڑتے نہین
بھلا برا سنا کے انکو کچھ لتاڑتے نہین
برادران! چاہئے یہ ظرف و حوصلہ تمہین

پھنسا ندین بری جگہ تمہاری دل کے ولولے
ملین جہان پہ تم کو دل لبھانوالے مشغلے
ہون صحبتین بہت بری جلیں ہون بھلا بری
خدا کی آتش غضب مین جو کہ ہون ماٹر گلو
بچائیگا اس آگ سے تمہارا اتقا تمہین

لباسِ اتقا اوسی جوان کے ہوگا زیب تن
برہنہ رکھے سستی اور کاہلی سے جو بدن
اوسی کو خلعت قبول دیگا خدائے ذو المنن
کہ اتقا ہی جسکی روح و تن ہو اور پیرہن
بنو جو متقی یہ بالیقین ملے قبا تمہین

بلند ہمتون سے کار دین تم کئے چلو
مسیح وقت کی ہدایتون پہ جان دیے چلو
علوم کی شراب ناب دمبدم پیے چلو
پھر خوان عام ہے یہان سے آب و نان لئے چلو
یہان سے روح کے لئے ملیگی تر غذا تمہین

ملینگے پھر کبھی جو اپنی زندگی وفا کرے
بری یہ چیز ہے خدا فراق کا برا کرے
ہر ایک تم سے بھائیو میرے لئے دعا کرے
کہ پھر ملائے ہمکو آپ سے خدا خدا کرے
دعا ئے ثاقب اک یہ ہے کہ رکھو خوش خدا تمہین

مغرب کے مذہبی خیالات مین تغیر

مغرب کے مذہبی خیالات مین حیرت انگیز تبدل واقع ہوا ہے۔ اخبار وتنیس ورلڈ نے حال مین پرانے اور نئے خیالات کا موازنہ کیا ہے جو ریورنڈ گپت کی جدید کتاب مین لکھی گئی ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسا عظیم الشان تغیر عیسائی مذہب مین پیدا ہوتا جاتا ہے اور کس طرح سے فلسفہ وہی رخ اختیار کر رہا ہے جو مشرق مین اختیار کر چکا ہے کسی قدر الفاظ کے تبدل سے جدید خیالات یورپ بالکل ایک عظیم گروہ ہند کے فلسفہ سے ملتے ہین

پرانا عیسائی خیال — نیا عیسائی خیال

پرانا عیسائی خیال	نیا عیسائی خیال
خدا سب سے علیحدہ ہے	خدا سب میں ہے
تثلیث میں وحدانیت ہے	وحدانیت سب مین ہے
خدا نے عیسیٰ کا جسم انسان قبول کیا جو تاریخی واقعہ ہے۔	انسان مین خدا ہے اور بلا رکاوٹ کے سلسلہ پیدائش قائم ہے۔
بائیبل ہر ایک راستی کا ذریعہ ہے اور راستی کے دریافت کے لئے قطعی سند ہے۔	انسان کی روح مین ذریعہ قطعی سند کا ہے وحشیانہ حالت سے انسان نے ترقی کی ہے
گنہگاری پھیلی ہوئی ہے۔	انسانی فطرت غیر مکمل ہے۔
گناہ کی ابتدا ہوئی	گناہ انسان نے ورثہ مین پایا۔
عفو ایک ناراض خدا کا درگذر کرنے کا ہے نجات روح کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔	انسانی روح کو اطمینان راستی کی طرف ملتا ہے قبول حقیقت سے آنند حاصل ہوتا ہے
بہشت انعام اور جہنم سزا کا مقام ہے جو ایک ہی خاص ستارا پر قائم ہے اور آئندہ حاصل ہو سکتا ہے	بہشت و جہنم انسان کی روح کی حالتین ہین اس کو راحت و تکلیف اس دنیا مین حاصل ہوتی ہے۔

پادری گپت رائے صاحب کا خیال ہے کہ خود راسخ الخیال عیسائی اس ضرورت کو قبول کرینگے آزادی خیالات سے تعصب دور کرین اور بیسوین صدی اس عجیب نظارہ کو دیکھیگی۔ وسیع خیال عیسائی تحریک شروع ہوگی جو مختلف گروہ عیسوی مذہب مین اتحاد پیدا کرے گی اور مختلف مذاہب کو باہم ملا ئیگی

مختلف خبرین

ڈیرہ غازیخان کی قسمت کا فیصلہ اب ہوا چاہتا ہے گورنمنٹ نے اب اس شہر کو زیادہ محفوظ کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے ایک کمیٹی عنقریب منعقد ہو کر اس امر کا فیصلہ کریگی کہ شہر مذکور کو اب کون سے نئے مقام پر آباد کرے۔

کلکتہ مین جہازرانی کا فن سکھانے کے لئے ایک جہاز خاص کئے جانے کی استدعا کیگئی ہے۔

مدراس مین ایک کتے نے اپنے مالک کے چار سالہ بچے کو جو تالاب مین گر پڑا تھا ڈوبنے سے بچا لیا۔

پانیر کا یہ مشورہ نہایت معقول ہے کہ جشن قیصری کے موقعہ پر پنجاب کے غیر آبپاش علاقون اور دیگر قحط زدہ قطعات کے مالگذارون کو ملتوی شدہ معاملہ معاف کر دیا جائے۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ بقایا معاملہ کی علت مین بغیر منظوری گورنمنٹ قرقی کے وارنٹ جاری نہ ہوا کرین۔

رنگون مین ۱۴۵ بھکاریونکی ذیحکو ایک ایک ہفتہ سخت قید کی سزا ملی جو لوگون کے کان کھاتے پھرتے تھے۔

کلکتہ کی طرح مدراس یونیورسٹی مین بھی امتحان بچلر آف سائنس لینا منظور کیا گیا ہے

مقدمہ پنا کا فیصلہ ہو گیا رانی کنول کور رسول اور لچھمی پرشاد بعدم ثبوت رہا ہوئے۔ اچھی لال کو دوٹ کی سزا ہوئی مہاراجہ صاحب کی نسبت گورنمنٹ میں رپورٹ ہو گئی۔ امید نہیں کہ وہ پھر گدی پر بیٹھ سکین۔

طرابلس سے خبر آئی ہے کہ ایک گھر مین کوئلے سلگا کر دروازے بند کر دیے گئے ہوا کی آمدورفت کے لئے کوئی سوراخ نہ رہنے سے صبح کو تمام گھر کے آدمی مرے ہوئے پائے گئے اگر لمپ جل رہا ہو یا کوئلہ سلگ رہے ہون تو اس امر کی ضرور احتیاط رہنی چاہئیے کہ مکان مین ہوا کے تمام مخارج بند نہ کئے جاوین

لاہور مین انتظام طاعون کے لئے ایک افسر مقرر ہوا تنخواہ چھ سو ماہوار مقرر ہوئی اضافہ پولیس بھی ہوگا جنکے لئے میونسپلٹی لاہور نے دس ہزار روپیہ ماہوار منظور کیا باقی سرکار دیگی۔

حجاز ریلوے کے کام کے متعلق ہفتہ مختتمہ ۲۲ رمضان المبارک کی رپورٹ مظہر ہے کہ کام نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ کام کرنیوالے پہلے کی نسبت زیادہ بڑھا دئے گئے ہین۔ چار مختلف مقامات پر کام شروع ہے اس ہفتہ سڑک کھودنے مٹی کوٹنے اور پتھر ڈالنے والون کی تعداد ۲۱۵۴ تھی۔ چڑھائی کرنے سلیپر بچھانے اور پلون والون کی تعداد ۲۳۷۱ مزدور تھے اور ۲۳ معمار اور لوہار۔ ۵۳۱ گدھے ۱۰۲۸ اونٹ ۶۵ پتھر ڈھونے کی گاڑیان تھین ٭

بیعت

عبد القادر صاحب ساکن علیوال۔ حال وارد کوہاٹ دروازہ بنون دکان ابراہیم رنگریز

فضل حسین صاحب ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات حال وارد سائیں ضلع گجرات ڈاکخانہ حاجی والہ

محمد دین صاحب چیف انجنیر نیروبی افریقہ ملک مشرقی

فتح محمد صاحب ساکن اوجہانہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ حال پسرور سرمونڈل

مولوی محمد صاحب ساکن پیل ضلع خوشاب تھانہ نوشہرہ

شیخ ڈومن صاحب کاتب سرکاری مونگیر خاص بازار

محبوب عالم صاحب لاہور رنگ محل

امام بخش صاحب ساکن ڈھولن ضلع سیالکوٹ۔ تحصیل ظفروال ڈاکخانہ ظفروال

عبد الکریم صاحب 〃

میان ماہیا صاحب 〃

مولوی برہان الدین صاحب دریس ساکن نورا ضلع گجرات پنجاب حال نیروبی ہسپتال افریقہ

امام الدین صاحب افریقہ نیروبی ہسپتال

شیخ فرزند علی صاحب ساکن شاہ جہان پور حال وارد الہ آباد بخشی بازار محلہ کوتوالی

میان عبد اللہ ساکن کہنگہ ضلع ہوشیار پور تھانہ بلاچور

عنایت علی صاحب مراد آبادی ٹھیکدار

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپا

بنام علی محمد درزی ساکن سوہل

تمہارا خط مجھکو ملا یہ تم لوگون کا ایمان ہے کہ مین نے قسم کھا کر لکھا کہ مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مرزا غلام احمد سچا اور منجانب اللہ ہے اور تم کہتی ہو کہ نعوذ باللہ وہ نبی نہین بلکہ شیطان تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل بن گیا یہ کسقدر گستاخی اور بے ادبی اور بے ایمانی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ذلت روا رکھی جاتی کہ شیطان آپکی شکل پر آجاتا ہے حالانکہ حدیث شریف ہے کہ من رأنی فقد رئی الحق فان الشیطان لا یتمثل بصورتی یعنی جس نے مجھے دیکھا درحقیقت اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت پر ظاہر نہیں ہو سکتا - ہان یہ ممکن ہے کہ ایک شریر خبیث آدمی جھوٹے طور پر یہ کہی کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا - اور اصل مین کچھہ نہ دیکھا ہو - کیونکہ اس زمانہ مین ایسے بدمعاش بھی بہت ہین کہ بے خوف ہو کر سچائی کا مقابلہ کرنیکے لئے جھوٹی خوابین بھی پیش کرتے ہین اور اشتہارون مین چھپواتے ہین ایسیوجہ سے مین نے لکھا تھا کہ اگر مین نے جھوٹ بولا ہے تو میرے دونون بیٹے ہلاک ہو جائین ورنہ جو شخص مکذب ہو - اس کو چاہئے کہ اپنی تکذیب کی یقین پر بنا رکھکر یہ اشتہار شایع کرے کہ یہ خواب جھوٹی ہے ورنہ میرا بیٹا ہلاک ہو جائے تو مین امید رکھتا ہون کہ اس کا بیٹا ہلاک ہو جائیگا - مگر تم نے تو کوئی اشتہار شایع نہ کیا صرف بیہودہ طور پر چند سطرین اپنے قلم سے لکھکر میری طرف بھیجدین اور خدا کے ساتھ بھی ایک چال بازی اختیار کی اور لکھا کہ مین یکم فروری ۱۹۰۲ء سے ۱۰ فروری ۱۹۰۲ء تک میعاد مقرر کرتا ہون کہ اگر مین اس خواب کی تکذیب مین جھوٹا ہون جو عبد الرحمن یعنی اس عاجز نے دیکھی ہے تو میرا بیٹا عبد العزیز اس روز تک ہلاک ہو جائے اس سے معلوم ہوا کہ تمہیں بے ایمانی کی شرارتون مین خوب مشق ہے اس قسم کی چال پہلی زمانہ کے کافر کیا کرتے تھے جیسا کہ قرآن شریف مین لکھا ہے اذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم کافرون نے کہا کہ اگر یہ نبی سچا ہے - تو ہم پر پتھر برسین یا دردناک عذاب آجاوے تو اب بتلاؤ کہ یہ درخواست کافرون کی جو قرآن شریف مین موجود ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا قبول ہوئی کسی جگہ قرآن شریف مین یہ لکھا ہوا نہیں پایا جاتا کہ انپر پتھر برسے تھے تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سچے نہیں تھے اور کیا تم کہہ سکتی ہو کہ کافرون نے جو طریق فیصلہ اپنے لئے تجویز کیا تھا اسمین وہ غالب رہے اور بجائے پتھر کے ایک ٹکڑہ اینٹ کا بھی آسمان سے نہ برسا اب بتلاؤ تمہارے اس قول مین اور ابوجہل وغیرہ کے قول مین کیا فرق ہے ہان تمنے ذرا زیادہ شوخی دکہلا کر اُن کافرون کے بھی کان کاٹے کہ اپنی طرف سے میعاد بھی مقرر کردی - اے احمق نادان اس طرح پر تو ہر ایک مخالف اسلام کا سچا ہو سکتا ہے مثلاً ایک نصرانی اگر تمہاری طرح شوخی کرکے اور تمہارے اسی عقیدہ کو صحیح تسلیم کرکے یہ کہدے کہ قرآن شریف مین جو لکھا ہے تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا یعنی اس عقیدہ پر کہ رحمن کا کوئی بیٹا ہے - قریب ہے کہ آسمان پھٹ جاوے اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ چور چور ہو جاوین - اور مین مسیح کو ابن اللہ کہتا ہون اگر قرآن سچا ہے تو مجھپر زمین آسمان ٹوٹ پڑین - تو کیا ایسا ہوگا ؟ کبھی نہین - تو پھر اے اسلام کے دشمن ! اے نبی کریم کے دشمن ! اور اے قرآن کے دشمن ! کیا تو اس قسم کی چالاکی سے اسلام کی ہنسی کرانی چاہتا ہے اور اپنے فریب خوردہ نفس کے خیالات سے دنیا کو سچا کیطرف آنیسے روکنا چاہتا ہے - ایسا ایک ہندو یا عیسائی یا یہودی کہہ سکتا ہے کہ اگر اسلام سچا ہے تو ابھی میرے پر بجلی پڑے - اور ظاہر ہے کہ اس کے کہنے کے موافق اسیوقت کوئی بجلی نہیں گریگی کیونکہ یہ اس کی منہہ کی بات ہے - نہ خدا کے منہہ کی تو کیا تو اس سے یہ نتیجہ نکال لیگا کہ اسلام جھوٹا ہے کیونکہ بجلی نہین پڑی - اگر تجھے اس مین کلام ہے تو دو تین آدمی سے بھی زیادہ بکہہ - ہندو آریہ وغیرہ ایسی باتین کہہ سکتے ہین - تو پھر دیکھہ کیا کوئی بجلی تاریخ مقررہ تک کسی پر پڑتی ہے - یہی تم لوگون کی بیدینی اور حماقت کی باتین ہین جو قرآن شریف کی ہدایتون کی خبر نہیں میعاد مقرر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے نہ انسان کا کام مین نے تو مکذب کے لئے قرآن شریف کی آیت کے مطابق لکھا تھا جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو اپنے جھوٹ سے ہلاک ہو جائیگا اور ایسا ہی وہ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ - یعنی اس سے ظالم تر کون ہے جو خدا پر افترا باندھے یا خدا کے نشانون کی تکذیب کرے اور ظالمون کیلئے سزا کا وعدہ ہے مگر ان آیتون مین کوئی تاریخ مقرر نہین اسلئے ہم بھی مقرر نہیں کر سکتے - اگر تمہارے دل مین خدا کا خوف ہے تو ابوجہل کی طرح اپنی طرف سے کوئی بات مت تراشو یہ لعنتیون کا کام ہے بلکہ چاہئے کہ قرآن کے وعدے کے مطابق عمل کرو یعنی یہ کہ اگر تمہارے دل مین ہے کہ یہ خواب شیطانی ہے یا مین نے آپ بنایا ہے تو اس بارہ مین ایک بار ایک اشتہار چھپا ہوا شائع کردو کہ مین اس خواب کو یقین دل کے ساتھ شیطانی یا انسانی بناوٹ سمجھتا ہون اور اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو اے خدا مین دعا کرتا ہون کہ میرا بیٹا عبد العزیز مجھ سے پہلے مر جائے - تو ہم یقین کرتے ہین کہ عبد العزیز تم سے پہلے ضرور مریگا - کیونکہ خدا

مغرب کے مذہبی خیالات مین تغیر

مغرب کے مذہبی خیالات مین حیرت انگیز تبدل واقع ہوا ہے۔ اخبار ویسٹمنسٹر گزٹ نے ان مین پرانے اور نئے خیالات کا موازنہ کیا ہے جو ریورنڈ گپت کی جدید کتاب مین لکھے گئے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسا عظیم الشان تغیر عیسائی مذہب مین پیدا ہوتا جاتا ہے اور کس طرح سے فلسفہ وہی رخ اختیار کر رہا ہے جو مشرق مین اختیار کر چکا ہے کسی قدر الفاظ کے تبدل سے جدید خیالات یورپ بالکل ایک عظیم گروہ ہند کے فلسفہ سے ملتے ہین

پرانا عیسائی خیال	نیا عیسائی خیال
خدا سب سے علیحدہ ہے	خدا سب میں ہے
تثلیث میں وحدانیت ہے	وحدانیت سب مین ہے
خدا نے عیسیٰ کا جسم انسان قبول کیا جو تاریخی واقعہ ہے۔	انسان مین خدا ہے اور بلا رکاوٹ کے سلسلہ پیدائش قائم ہے۔
بائبل ہر ایک راستی کا ذریعہ ہے اور راستی کے دریافت کے لئے قطعی سند ہے۔	انسان کی روح مین ذریعہ قطعی سند کا ہے وحشیانہ حالت سے انسان نے ترقی کی ہے
عام گنہگاری پھیلی ہوئی ہے۔	انسانی فطرت غیر مکمل ہے۔
گناہ کی ابتدا ہوئی	گناہ انسان نے ورثہ مین پایا۔
عفو ایک ناراض خدا کا درگذر کرنے کا ہے	انسانی روح کو اطمینان راستی کی طرف ملتا ہے
نجات روح کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔	قبول حقیقت سے آئندہ حاصل ہوتا ہے
بہشت انعام اور جہنم سزا کا مقام ہے جو ایک ہی خاص مقام پر قائم ہے اور آئندہ حاصل ہو سکتا ہے	بہشت و جہنم انسان کی روح کی حالتین ہین اس کو راحت و تکلیف اس دنیا مین حاصل ہوتی ہے۔

پادری گپت رائے صاحب کا خیال ہے کہ خود راسخ الخیال عیسائی اس ضرورت کو قبول کرینگے آزادی خیالات سے تعصب دور کرین اور بیسوین صدی اس عجیب نظارہ کو دیکھیگی۔ وسیع خیال عیسائی تحریک شروع ہوگی جو مختلف گروہ عیسوی مذہب مین اتحاد پیدا کرے گی اور مختلف مذاہب کو باہم ملائیگی

مختلف خبرین

ڈیرہ غازیخان کی قسمت کا فیصلہ اب ہوا چاہتا ہے گورنمنٹ نے اب اس شہر کو زیادہ محفوظ کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے ایک کمیٹی عنقریب منعقد ہو کر اس امر کا فیصلہ کریگی کہ شہر مذکور کو اب کون سے نئے مقام پر آباد کرے۔

کلکتہ مین جہازرانی کا فن سکھانے کے لئے ایک جہاز خاص کئے جانے کی استدعا کیگئی ہے۔

مدراس مین ایک کتے نے اپنے مالک کے چارسالہ بچے کو جو تالاب مین گر پڑا تھا ڈوبنے سے بچالیا۔

پانیر کا یہ مشورہ نہایت معقول ہے کہ جشن قیصری کے موقعہ پر پنجاب کے غیر آبپاش علاقون اور دیگر قحط زدہ قطعات کے مالگذارون کو ملتوی شدہ معاملہ معاف کر دیا جائے۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ بقایا معاملہ کی علت مین بغیر منظوری گورنمنٹ قرقی کے وارنٹ جاری نہ ہوا کرین۔

رنگون مین ۵۴ بہکاریونکی فوجکو ایک ایک ہفتہ سخت قید کی سزا ملی جو لوگون کے کان کہاتے پہرتے تھے۔

کلکتہ کی طرح مدراس یونیورسٹی مین بھی امتحان بیچلر آف سائنس بنیا منظور کیا گیا ہے

مقدمہ پنا کا فیصلہ ہو گیا رانی کنول کور۔ رسول محمد اور لچھمی پرشاد بعدم ثبوت رہا ہوئے۔ ہیرالال کو دت کی سزا ہوئی مہاراجہ صاحب کی نسبت گورنمنٹ میں رپورٹ ہوگئی۔ امید نہیں کہ وہ پھر گدی پر بیٹھ سکین۔

طرابلس سے خبر آئی ہے کہ ایک گھر مین کوئلے سلگا کر دروازے بند کر دیے گئے ہوا کی آمدورفت کے لئے کوئی سوراخ نہ رہنے سے صبح کو تمام گھر کے آدمی مرے ہوئے پائے گئے اگر لمپ جل رہا ہو یا کوئلے سلگ رہے ہون تو اس امر کی ضرور احتیاط رہنی چاہئے کہ مکان مین ہوا کے تمام مخارج بند نہ کئے جاوین

لاہور مین انتظام طاعون کے لئے ہیلتھ افسر تعینات ہوا تنخواہ چھ سو ماہوار مقرر ہوئی اضافہ پولیس بھی ہوگا جنکے لئے میونسپلٹی لاہور نے دس ہزار ماہوار منظور کیا باقی سرکار دیگی۔

حجاز ریلوے کے کام کے متعلق ہفتہ مختتمہ ۲۲ رمضان المبارک کی رپورٹ مظہر ہے کہ کام نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ کام کرنیوالے پہلے کی نسبت زیادہ بڑہا دئے گئے ہین۔ چار مختلف مقامات پر کام شروع ہے اس ہفتہ سڑک کہودنے مٹی کوٹنے اور پتھر ڈالنے والون کی تعداد ۱۵۴۲ تھی۔ جڑائی کرنے سلیپر بچھانے اور پلون والون کی تعداد ۲۳۷ مزدور تھے اور ۲۳ معمار اور لوہار۔ ۳۱۵ گدہے ۲۸-۱ ونٹ۔ ۶۵ پتھر ڈھونے کی گاڑیان تھین ۔

بیعت

عبد القادر صاحب ساکن علیوال۔ حال وارد کوہاٹ دروازہ بنون دوکان ابراہیم رنگریز

فضل حسین صاحب ساکن کڑیالوالہ ضلع گجرات حال وارد سائیں ضلع گجرات ڈاکخانہ حاجی والہ

محمد دین صاحب چیف انجینیر نیروبی افریقہ ملک مشرقی

فتح محمد صاحب ساکن اوجہانہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ حال پسرور سرمونڈل

مولوی محمد صاحب ساکن پیل ضلع خوشاب تھانہ نوشہرہ

شیخ ڈومن صاحب کاتب سرکاری مونگیر خاص بازار

محبوب عالم صاحب لاہور رنگ محل

امام بخش صاحب ساکن ڈھولن ضلع سیالکوٹ۔ تحصیل ظفروال ڈاکخانہ ظفروال

عبد الکریم صاحب ؍؍

میان ماہیا صاحب ؍؍

مولوی برہان الدین صاحب دریس ساکن نورا ضلع گجرات پنجاب حال نیروبی ہسپتال افریقہ

امام الدین صاحب افریقہ نیروبی ہسپتال

شیخ فرزند علی صاحب ساکن شاہ جہان پور حال وارد الہ آباد بخشی بازار محلہ کوتوالی

میان عبد اللہ ساکن کہنگہ ضلع ہوشیارپور تھانہ بلاچور

عنایت علی صاحب مرادآبادی ٹھیکہ دار

مطبع انوار احمدیہ قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپا